وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ یُقْتَلُ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَاءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُونَ

فرقۂ ضالہ وہابیہ ایک جاہل گمراہ نے رسالہ تحفۃ الصالحین حرمت بیان شہادت سبطین کرمین اور حرمت ذکر

میلاد حضرت سید الثقلین کے بیان مین لکھا تھا الحمد للہ کہ اندنون اوسکے رد و ابطال مین رسالہ مجموعہ

ہادی الثقلین

ترجمہ رسالہ بواقع لاثر عن سبط النبی المختار معروف بہ سوط الصالحین علی الطالحین تالیف جامع معقول

ومنقول کاشف دقائق فروع واصول مولانا مولوی محمد کریم اللہ الحنفی الدہلوی سلمہ اللہ عن شر کل غبی وغوی

مطبع خاص محمدی مین مطبوع طبع تازہ ہوا

کے علما اور زہاد فقہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد ہے اوس خدا کو کہ جسنے انبیا کو دنیا مین لوگون کی ہدایت کیواسطے ارسال کیا اور ثنا ہے اوس مولا کو کہ جسنے
پیغمبرون کی تلقین سے اپنے بندون کو ایمان کی دولت سے مالامال کیا اور درود نا محدود اوس نبی
محمود پر کہ جسکے احوال سننے سے تقویت دین کی ہوتی ہے اور اوسکی آل و اصحاب پر کہ اونکے حالات
دریافت کرنے سے زیادتی یقین کی ہوتی ہے اما بعد حمد و نعت کے عاصی پر معاصی امیدوار مغفرت
باری ناصر الدین قادری بخشے اللہ اوسکو اور اوسکے مان باپ کو بہائی مسلمانون محبان رسول صلی اللہ
علیہ وسلم اور دوستداران آل بتول اور اصحاب رسول یعنی اہل تسنن اور صاحبان حق سخن کی خدمت مین یہ عرض
کرتا ہے کہ مطلع ہونا احوال برکت اشتمال رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے موجب سعادت اور سبب برکت
کا ہے جیسا کہ حدیث مین وارد ہے تَنَزَّلُ الرَّحْمَةُ عِنْدَ ذِكْرِ الْأَخْيَارِ یعنی وقت ذکر اولیاء اللہ کے رحمت نازل ہوتی ہے
پس وقت ذکر سید الانبیا کے رحمت نسبت اہل اللہ کے زیادہ تر اور ترقی ہے فرمایا خداے تعالے نے
قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ
یعنی کہدو تم اے محمد اپنی امت سے یہ بات کہ اگر دوست رکھتے ہو تم خدا کو تو میری راہ پر چلو اور میرے تابع
ہو تا کہ خدا تمہین دوست رکھے اور تمہارے گناہ بخشے اور اللہ بہت بخشنے والا ہے نہایت مہربان اور
ظاہر ہے کہ پیغمبر صاحب کا اتباع اور طریق اقتدا بغیر مطلع ہونے حال

ممکن نہین تہا مطلع ہونا آپکی حالات ولادت اور وفات اور معراج وغیرہ پر سبب ہے بندے کے ہونے
اور محبوب خدا ہونے کا اور باعث ہے گناہون کے بخشے جانے کا حیف صد حیف باوجود حصول اس حسنات
اور وصول ایسے خیرات کے ان دنون مین بعض بعض عالم نام لایعنی کلام کو یعنی امت عبدالوہاب
نجدی کو نسبت مولود شریف اور مولد منیف رسول مقبول کے اور شہادت فیض ہدایت
مغنتو لکین حضرات حسنین کے بداعتقادی پیدا ہوئی ہے اور صریح کہتے ہین کہ بیان کرنا
مولود نبی محمود کا اور شہادت حسنین مسعود کا حرام ہے چنانچہ ایک رسالہ اس فرقہ محاربین نے
یعنی گروہ وہابیہ الّو حلال گویان نے اردو زبان مین بیچ حرمت مولود شریف
سید الکونین رسول الثقلین کی چھپوایا ہے اور اوس رسالے پر مُہر بعض مُردونکی بعض عالمونکی
بعض بعض زندہ کی کرکے اوس رسالے کو نکہائی کر دیا یعنی ٹکّے ٹکّے بیچنا شروع کیا بلا شک و شبہہ
توہین عالمان عامان کی عموماً اور اہانت اور تحقیر علماے حرمین شریفین کی خصوصاً اوس رسالے
سے صاف ظاہر ہے کہ اگلے علما کتابین مولود کی تصنیف کر گئے ہین اور علما حرمین شریفین کے
قدیم سے ابتک مولود پڑہتے آئے ہین کسی حنفی شافعی حنبلی مالکی مذہب نے اوسکو حرام تو کجا مکروہ
بہی نہین کہا بلکہ مجلس مولود کو اوسقدر رواج دیا کہ حاجت بیان کی نہین ہے کوئی طبقہ
طبقات زمین سے نہین کہ وہان مسلمان ہون اور مولود پڑہا نجاتا ہو غرض کہ رسالہ اس فرقہ
محدثہ کا بالکل پوچ اور خلاف احادیث اور اجماع کے ہے کسواسطے کہ حرمین شریفین اور اکثر
بلاد اسلام مین قدیم سے یہ عادت جاری ہے کہ ماہ ربیع الاول مین محفل میلاد شریف اور مجلس مولود
منیف قرار دیکر اکثر علما و اہل اسلام کو مجتمع کر کے بیان مولود نبی مسعود کا کرتے ہین اور کثرت سے درود
پڑہتے ہین اور طعام بطور دعوت کے کہلاتے ہین یا شیرینی تقسیم کرتے ہین سو یہ امر موجب برکات
اور عظمت کا ہے اور سبب ہے ازدیاد محبت کا ساتہہ جناب فیض برکات سرور کائنات کے بارہوین
ربیع الاول کو مدینہ منورہ مین یہ محفل متبرک مسجد شریف مین ہوتی ہے اور مکہ معظمہ مین مکان ولادت
آنحضرت مین شاہ ولی اللہ پیران پیر مولوی اسمعیل کے ہین اپنی کتاب فیوض الحرمین مین ارقام فرماتے
ہین کہ مین حاضر ہوا اوس مجلس مین جو مکہ معظمہ مین مکان مولد شریف مین تہی بارہوین ربیع الاول
[illegible] اور خوارق عادات لطیف وقت ولادت منیف کا پڑہا جاتا تہا مین نے دیکہا
کہ اگلے علما اور زہاد فقرو

کو دیکھا اُس کی کچھہ انوار اوس مجلس سے بلند ہوتے ہیں اوس انوار مین تامل کیا تب مجھے معلوم ہوا کہ وہ انوار
تہے ملائکہ کے جو ایسی محفل متبرک مین حاضر ہوا کرتے ہین اور بھی انوار رحمت الٰہی کے اوترتے ہین اسواسطے
متوسلان کو چاہیے کہ بمقتضائے محبت خاتم النبیین محبوب العالمین کے محفل مولود شریف کیا کرین اور
اوسمین شریک ہوا کرین کہ موجب ہدایت اور سبب سعادت کا ہے لہٰذا مرکز دائرہ علما کے معقول و مرجع
فضلاے منقول عالم کتاب اللہ متبع سنت رسول اللہ مولانا مولوی محمد کریم اللہ صاحب دہلوی نے
ایک رسالہ بزبان فارسی کے بیچ رد رسالہ خیالہ وہابیہ اور جماعت ہوائیہ کے کمال زور و شور سے لکہا ہے مگر
بسبب عبارت فارسی کے فائدہ تام بعوام متصور نہین تہا اسواسطے اکثر احباب مخلصین اور اصحاب محبین نے
اس ہیچمدان سے فرمایا کہ ہم چاہتے ہین کہ تم ترجمہ اوسکا ایسا سلیس زبان مین کر دو کہ جیسے باشندہ دہلی
آپسمین گفتگو کرتے ہین اور ہمکلام ہوتے ہین تاکہ فائدہ رسالے کا عوام کو بھی ہووے اور سعادت دارین
اور محبت رسول مقبول کی حاصل کرین اس احقر العباد اصغر الافراد نے بسبب عدم مہارت ترجمہ
کے بہت انکار کیا اور بموجب اس مصرع کے کہ تصنیف را مصنف نیکو کند بیان × انواع انواع
معذرات بیان کیے مگر کوئی عذر پیش نچلا آخر الامر بحکم فرمان واجب الاذعان وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ اور بموجب
مقولہ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے کہ آزردن دل دوستان جہل ست ترجمہ کرنے پر راضی ہوا اور رسالہ
مولانائے عالیقدر موصوف الصدر سے طلب کر کے ابتدا سے اختتام تک دیکہا فی الحقیقہ رسالہ عجیب
اور نسخہ غریب نظر پڑا اور کمال مدقق پایا اور رتبہ فضل و کمال مصنف باکمال کا اوس رسالے سے اسقدر ظاہر ہے
کہ تحریر اور تقریر سے باہر ہے آرے کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیہِ مصرع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست حق ہے کہ علم و ریاضی
ہر شخص کی صلاحیت اوسکی سمائی کا نمونہ ہوتا ہے شعر گر انجیر خورد مرغ بود در فراخ × تا ماند یکی انجیر بر ہیچ شاخ خالی الوقت
آگے دلائل محکم اور براہین مستحکم رسالہ مولانا موصوف الصدر کے دلیل منکران دلیل اور دعوے بے دلیل ہے
اب ترجمہ رسالہ فارسی کا بطریق اختصار اور بطور مشتی نمونہ از خروار بپاس چند احباب با صفا اور اصحاب باوفا کے
لکہتا ہون رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ جاننا چاہیے کہ بیچ اس ایام مالالت انجام
کے بازار فرقہ محدثہ کا بسبب افترا اور کذب کے پر گرم ہے اور ایجاد کرنا حدیث کا ان پر ختم ہے رات دن
بدیانات انکی زبان پر جاری ہے اور سند کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ سے بیزاری ہے اور اب خاطر
انکی سند اسناد قرون ثلاثہ سے بھی فراری ہے مگر قول نا کہانی مالکی کا انکے

که از که بربندد باکه پیوستند ۔ أستغفر الله لا حول ولا قوة إلا بالله ۔ اب وہ زمانہ آیا جو حضرت نے
حدیث مین فرمایا کہ ہووینگے آخر زمانے مین دجال اور کذاب بیان کرینگے وہ حدیثین کہ نہ سُنی
ہونگی تمنے اور نہ بڑون تمہارے نے بچو تم اون سے تاکہ نہ گمراہ کرین تمکو اور نہ فتنے مین ڈالین تمکو
بالجملہ تمام ہذیانات اونکے سے ایک یہ ہے کہ رسالہ تحفۃ الصالحین کہ فی الحقیقۃ تحفۃ الطالحین ہے
کیا خوب کہا ہے کسی نے ع برعکس نہند نام زنگی کافور اس سال مین یعنی سنہ ۱۲۸۱ مین درباب
حرمت بیان ولادت فیض ہدایت سرور کونین اور انکار بیان شہادت حسنین کے چھپوایا ہے کیا
غضب ڈہایا ہے فی الحقیقۃ مکان اپنا جہنم مین بنایا ہے العظمۃ للہ ونعوذ باللہ من ہذا
القول وہذا الاعتقاد کسقدر خلاف رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اس تحفۃ الطالحین مین درج ہے اور کتنی
اسناد بے بنیاد مندرج ہین کہ بیان اوسکا تحریر سے باہر ہے کسواسطے کہ سرور کائنات مفخر موجودات
نے آپ بنفس نفیس چند بار بیان شہادت کا زبان فیض ترجمان سے فرمایا، اور گریہ کیا ہے اور صحابہ اور
تابعین نے بھی اس بیان شہادت کو نقل کیا ہے مگر یہ فرقہ محمدیہ ایسی کھلی سنت کو غیر سنت
تصور کرین اور حرام لکھین اور جسم پلید اپنا ساتھ ذات معطر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے بشریت اور عبدیت مین مساوی جانین فی الحقیقۃ ایسی دلائل تحقیر کے نسبت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے در پردہ عبدیت وبشریت کے نکالتی چمار اور چوڑہونکو دلیل مساوات انبیا
کی جتاتی ہے سبحان اللہ کیا جرأت ہے ابیات ملنسبت باسائر الانسان خطا باشد خطا ۔ گوہر پاکیزہ
جوہر را چہ نسبت با رخام ۔ تن او کہ صافی تر از جان ماست ۔ اگر شد برابر بخطا آمد رواست ۔ خاک بر فرق آن کہ
از سر جہل ۔ فرق نکند ز روی عسجد را (سنگ سخت ۱۲) ۔ یعنی ہم مین اور رسول مقبول مین باعتبار عبدیت اور بشریت
کے بھی بہت فرق ہے جیسے کانسے (کانسا) اور سونیکا (سونا ۱۲) غرضکہ یہ فرقہ یہانتک پہنچ گیا ہے، اب چاہیے کہ یہ کہنے
لگائین کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید پلید ہر دو شاہزادے تھے ایک شاہزادے کی فتح ہوئی دوسرے کی
شکست پاد دونونکو دنیا مین خدا تعالے نے پیدا نہین کیا انکی ذات سے کچھ بعید نہین الحق اگر یہ فرقہ محمدیہ
یعنی وہابیہ تا نگ یہان متی اور ریشہ بازی اور جعلسازیکا نکرین اور نئی بات بیان نکرین تو مطعون اور رسوا نہ
ہوں [illegible] جعلسازی سے ۔ رہے ہمیشہ حفاظت مین شبہ بازو ۔ ہما خوف اور مقام غور کا ہے
کہ اگلے علما اور زہاد فقرہ وغیرہ سے مین جا بجا [illegible] اور خلاف سنت نانین و یہ فرقہ محمدیہ باوجود دل طعام لذیذ
یعنے اپنے شکم [illegible] کے موافق ۱۲

اور بعضے جامئہ زرق برق اور فربہی اور بعلمی کے طریق سنت پر قائم نہین ہیں ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا خدا بچا دے ایسے علما نام لایعنی کا کام سے کہ ہر مہینے بلکہ ہر جمعے کو بعضے منبر پر بیٹھکر اور بعضے دیوانخاص ضلالت اختصاص مین اور بعضے مسجد مین ہاتہ نچا نچا کر اور تالیاں بجا بجا کر بانچہ قولنے تہیلہ ولسے بر روکار لاتے ہین وارواح اولیا اور علمای گذشتہ کو قبرو نمین اور زندونکو زمین مین رنجیدہ کیے ہین اور شفاعت کرنیوالونکو اپنا دشمن بناتے ہین آخرت سے نہین ڈرتے چنانچہ درینولا واسطے ایذا رسانی ارواحین مقدسین یعنی حضرت رسول الثقلین اور جناب امام حسین کے رسالہ مذکورہ چہپوایا تمام خرافات اور بہتانات اور بعضی روایات سے اوسقدر رسالہ بہر دیا کہ مصداق آیت اور نیز یہ مثل لکہے نہ پڑہے نام محمد فاضل وعظ مین سوا بسم اللہ اور انا اعطینا ک الکوثر کے تمام ہذیانات اور بالکل خرافات ہے اسواسطے اس ضعیف العباد محمد کریم اللہ نے یہ رسالہ بیچ رد اس فرقہ محدثہ ضالہ کے اور واسطے رفع اور دفع شر اس گروہ کے لکہا تا کہ انتقام انبیا اور شہدا کا اور عوض اوستادون مثل مولانا شاہ عبد العزیز اور مولانا رشید اللہ خان اور مولوی کاظم صاحب قدس اسرارہم اور بدلہ محبون مثل حاجی حرمین شریفین مولوی حاجی قاسم صاحب اور مولوی عبد اللہ مرحومین مغفورین کا اور یہ صفحہ روزگار کے یادگار چہوڑا اور نہی اس گروہ بے شکوہ کی اوپر ہر چہوٹے سے بڑے اہل علم اور صاحب فہم کے ظاہر کرے کذب و بہتان و شرارت اس فرقہ محدثہ کی اوسقدر ہے کہ تحریر سے باہر ہے روبرو جہلا اور جہلا اپنے کے ہاتہ جوڑ جوڑ کے کہتے ہین کہ جناب سرور نے کبہی بابت شہادت زبان مبارک سے ایک حرف بہی نہین فرمایا اور دنیا مین کسی نے مذکور نہین کیا پس اسطور مین اقوال اس فرقہ محدثہ سے صاف ظاہر ہے کہ نور العینین رسول الثقلین حضرت امام حسین شہید نہین ہوے چنانچہ اپنے لیے وعظ مین اچہلا اونکے دلائل در عدم ثبوت شہادت کے بیان کرتے ہین از انجملہ ایک دلیل فرقہ محدثہ کی یہ ہے کہ اوس زمانہ مین کوئی تفرقہ نرہا تہا کہ وہ بیان شہادت کا کرتا اور جو کہ زندہ تہے خارجی مذہب تہے اس دلیل سے اصل شہادت کی گم ہوئی بیان کرنا شہادت کا کجا اور غرض منع کرنے ذکر شہادت سے اس فرقہ محدثہ کو یہ ہے کہ وقت بیان کرنے شہادت کے اکثر کرامات کہ جو سر مبارک سے ظہور مین آئی ہین مثل کے قرآن خوانی بیان کرنیکے جیسے کلام اللہ پڑہنا زبان مبارک سے اور اسلام لانا یہودیونکا اور بیان انا ارواح طیبات آنحضرت یعنی فرقہ حقہ اہل سنت ۱۲ صلے اللہ علیہ وسلم اور آدم اور سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا اور آسیہ کا ضرور ہوگا اور بیان کرنا کرامات

اور ملفوظات اہل اللہ کا بھی ہماری چہ ہے مبادا کہ معتقد ہمارے کرامات اہل اللہ کی سنکر کچہ نرم دل ہوجاوین
تو یہ محنت چالیس سالہ کی برباد جاوے اور عمارت قصر اسلام جدید کی بالکل بنیاد سے ڈہے پڑے بہتر یہ ہے کہ اس قصد عجیب سے اہل
تسنن ہین اور ادیا ہے چالیکن جو عنایت ایزدی ہمراہ اہل حق کے تہی اس فرقہ محدثہ خلل انداز ایمان کے کچہ نہوا اور
انشاء اللہ کچہ نہوگا جیسے کہ درباب معجزہ قدم کے ہرچند انکار اور اعراض اس فرقہ محدثہ نے کیا لیکن
عقیدہ ہم مسلمانون کا سرِ بال برابر بہی کم نہوا کسواسطے کہ وہ امور واقعیہ اور راست ہین مثل
چاند کے روشن ہین چاند پر خاک ڈالنی خالی بعقلی سے نہین ہے یقین منتقم حقیقی سے یہ ہے کہ انجام
انکا بخیر نہوگا اور اپنی قبرون مین فغان و زاری بیجا کرینگے کوئی نہین سُنیگا بحکم مثل مشہور
مرے مردود جنکے نہ فاتحہ نہ درود بخلاف ہمارے پیشواؤنکے کہ واسطے ایصال ثواب اور تقسیم
طعام اور شربت اور پڑہنے سورہ فاتحہ اور درود کے ہمیشہ ترغیب دلاتے آئے اور قول منکرین کو رد
کرتے آئے اب مرتب ہوا یہ رسالہ ساتہ دو فصل کے فصل پہلی بیچ سنت ہونے بیان شہادت حضرت
حسنین اور ولادت رسول الثقلین علیہ التحیۃ من خالق العالمین فصل دوسری
بیچ ابطال واہیات اور اغلاط اس گروہ ابتر کے اوپر بیان سب سمجہنے قول صواعق محرقہ اور قول غزالی کے
ہے اور نام اس رسالے کا دافع الاشرار عن سبط النبی المختار و ہم مسمّے سوط الصالحین علی الطالحین کہا گیا ہے
امید خدا تعالی سے ایسی ہے کہ مقبول ہر خاص و عام کے ہوے و منہ التوفیق و بیدہ ازمۃ التحقیق

فصل اول دربیان سنت ہونے ذکر شہادت نور العین رسول الثقلین شاہزادہ دارین حضرت
حسنین کے اور بیان ولادت مصلی قبلتین علیہ التحیۃ من خالق الکونین فائدہ جاننا چاہیے کہ سنت اُسی
فعل کو کہتے ہین کہ ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو یا فرمایا ہو یا جس فعل کو ملاحظہ کیا اور کچہ
مانع نہوے وہی سنت ہے پس بیان کرنا شہادت مقتولین محبوب دارین لخت جگر سید الکونین حضرت حسنین کا سنت
ہے کسواسطے کہ بیشک و بے شبہہ و بلا خلاف احادیث مشکوۃ وغیرہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے اگے صحابہ کے بیان شہادت کا چند بار اور چند اوقات زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا اور گریہ بہی
کیا اور صورت غم آلود کرنا اور کربلا مین روح مقدس کا تشریف لانا روایات ہدایت سمات سے ثابت
ثابت ہے اور عمل اور تیقن حدیث پر کرنا عین ہدایت ہے فرمایا خدا تعالی نے مَنْ يُطِعِ
الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ ترجمہ اس آیت شریف کا یہ ہے کہ جسنے تابعداری کی قول اور

نعل رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی تحقیق تابعداری کی اسکی اور عارف معارف حقیقی و مجازی سعدی رحمہ اللہ نے
اس مضمون فاخرہ کو اسطرح نظم مین منظوم فرمایا شعر خلاف پیمبر کسی رہ گزید * کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
تمام اہل اسلام نے ان روایات و فیض آیات کو دل سے تصدیق کیا چاہیے حیف کی ہے کہ ایسے بیان
حق کو اور سنت برحق کو اس فرقۂ محدثہ نے حرام قرار دیا اور علم نقلی کو اپنی بے عقلی سے برباد کیا کیا غضب اپنی
جانون پر ڈھایا جہلا کو گمراہ کیا مگر روٹی کپڑا کمایا فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ
یعنی اس حدیث کے یہ ہین کہ پیغمبر خدا آپ حقیقت اپنی پیدایش کی زبان مبارک سے یون فرماتے
ہین کہ سب عالم سے پہلے پیدا کیا اللہ نے نور میرا ایک حدیث اور زبان فیض ترجمان سے فرمائی
وَلِدْتُ مِنْ نِکَاحٍ لَا مِنْ سِفَاحٍ یعنی پیدا کیا گیا مین نکاح سے نہ زنا سے چنانچہ ترجمہ اوس حدیث شریف
کا حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے اسطرح فرمایا ہے نظم تو اصل وجود آمدی
از نخست * دگر ہرچہ موجود شد فرع تست * چو صیتش در افواہ دنیا فتاد * تزلزل در ایوان کسریٰ
فتاد * نتیجہ اور حاصل ان احادیث مذکورہ بالا سے یہ نکلا کہ بیان شہادت اور ولادت کا قطعی
سنت ہے حسن بعذاب اگر کوئی بے سعادت پُر ضلالت گرفتار خناس تابع وسواس خالی از حواس
اشر الناس حرام یا مکروہ یا بدعت کہے تو وہ خود اہل بدعت اور بے ہدایت ہے اور جو عبارت مجیبان علما
صورت فساد سیرت نے صواعق محرقہ سے اور قول غزالی سے واسطے ثبوت دعوی اپنے کے رسالہ تحفۃ الطالبین
مین نقل کی ہے اوس سے بھی ذکر شہادت کا بخوبی ثابت ہے کسو اسطے کہ جو امر سنت ہے وہ حرام اور بدعت
نہین ہے مشکوۃ شریف مین آیا ہے کہ ایک بی بی ام الفضل نام خدمت انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین
حاضر ہوئین اور کہا کہ یا رسول اللہ رات ایک خواب دیکھا ہے مین نے فرمایا کیا خواب دیکھا ام الفضل نے عرض
کی کہ یہ دیکھا ہے کہ ایک ٹکڑا آپکے بدن مبارک سے کٹ کر میری گود مین آن پڑا فرمایا انحضرت نے رَأَیْتِ
خَیْرًا اچھا خواب دیکھا تو نے تَلِدُ فَاطِمَۃُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ غُلَامًا یَکُوْنُ فِیْ حِجْرِکِ یعنی فاطمہ جگر گوشہ میری حاملہ
ہے ساتھ ایک لڑکے کے کہ وہ پارہ گوشت میرا ہے جسوقت پیدا ہوگا تیری گود مین دیا جاویگا اور تو دایہ
اوسکی ہوگی چنانچہ ویسا ہی ہوا ام الفضل کہتی ہین حاضر ہوئی مین ایکدن بیچ خدمت رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم کے اور امام حسین کو مین نے انحضرت کی گود مین دیا بس ناگاہ دونون چشمون مبارک سے اشک
جاری ہوئے عرض کی مین نے یا نبی اللہ باپ اور مان میرے تجھپر قربان آپ کیون روتے ہین فرمایا آپ نے خبر دی مجکو

جبرئیل نے اِنَّ اُمَّتِی سَتَقْتُلُ اِبْنِی ھٰذَا یَعْنِیْ الْحُسَیْن یعنی اس حدیث شریف کے یہ ہین کہ تحقیق خبر دی
ہے کہ امت میری قتل کرے حسین کو اور دی مجکو ایک سرخ مٹی اس حدیث سے چند فوائد جلیلہ مستفاد ہوئے
ایک بیان کرنا حال شہادت قرۃ العین رسول الثقلین حضرت حسین کا دوسرا گریہ کرنا تیسرے یہ کہ غلام
لغت مین کودک کو کہتے ہین یعنی لڑکے کو پس نام رکھنا غلام حسین کا اور غلام رسول اور غلام نبی اور
غلام حسن اور غلام محی الدین اور غلام قطب الدین آدی جائز ہوا نہ شرک چوتہا رونا بدرجۂ اتم پانچوین فائدہ واقع
صبر اور ثواب کا نہین ہے ورنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کسواسطے گریہ کرتے چہٹے گریہ اور اندوہ موجب عتاب
کا نہین ہے ہان منہ پیٹنا اور کپڑے پہاڑنی اور نوحہ خوانی خواہ منہ کا خواہ سینے کا شریعت نے منع کیا ہے
اور حرام ہے اور رسم کفار کی ہے اور جو کہ لفظ شیون اور نوحہ کا رسالہ تحفۃ الطالبین مین درج ہے محض
کلمہ ابلہ فریبی اور دغابازی کا ہے ساتوین بیان کرنا شہادت کا حکم خالق کائنات سے ثابت ہوا کہ فرمایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اَتَانِیْ جِبْرَئِیْل یعنی خبر لایا پاس میرے جبرئیل پس ہر گاہ کہ خدا تعالیٰ
نے بواسطہ جبرئیل کے پیغمبر خدا کو شہادت کی خبر دی ہو پہر حرام کہنا چہ معنی دارد سنت کو حرام کہنا
دین کا نیا نکالنا ہے اور مکان اپنا ہمسایہ دشمنان اللہ اور رسول کے بنانا ہے رَبَّنَا لَا تُزِغْ
قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا یا اللہ آمین آمین آمین روایت ہے ابن عباسؓ کہ فرماتے ہین کہ ایکدن وقت دوپہر
کے مین نے پیغمبر خدا کو اس حال سے خواب مین دیکہا کہ موے مبارک پراگندہ اور غبار آلودہ ہین اور ایک شیشہ
خون کا بہرا دست مبارک مین ہے عرض کیا مین نے کہ باپ اور مان میرے تجہپر قربان یا رسول اللہ یہ شیشہ کیسا ہے
فرمایا کہ یہ خون حسین کا ہے کہ مین نے اسکو سمیٹا ہے فرمایا ابن عباس نے کہ جب ہم نے ایام اور اوقات
شمار کیے تو وہی وقت تہا شہادت حسین علیہ السلام کا اس حدیث سے بہی چند فائدے بخشے از انجملہ
ایک یہ ہے کہ ملاحظے اور مشاہدہ خون حسین سے پیغمبر خدا کی حالت حزن سے ہمایہ دگرگون ہوئے دوسرے
آلودہ اور ژولیدہ ہونا موے مبارک کا تیسرے پوچہنا ابن عباس کا شہادت کو پس اگر کوئی آج
حکم اس حدیث کے استفسار یہ کرے کہ کونسے دن بیان شہادت کا ہوگا لا باس بہ یعنی جائے اندیشے
کی نہین ہے بلکہ سنت سے ہے چوتہے اطلاع بخشنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اوپر حال شہادت کے پانچوین
یاد رکہنا اس حال کا کہ کونسے وقت بیان شہادت کا ہوگا چہٹے یہ کہ گریہ اور اندوہ رافع ثواب کا نہین ہے
اور ایسی ہی بیچ مصائب اقربا کے دگرگون ہونا حرام نہین موجب اس حدیث شریف کے وَعَنْ سَلْمٰی قَالَتْ

دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ وَهِیَ تَبْکِیْ فَقُلْتُ مَا یُبْکِیْكِ قَالَتْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم فِی الْمَنَامِ عَلٰی
رَاْسِهٖ وَلِحْیَتِهٖ تُرَابٌ قُلْتُ مَالَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَیْنِ اٰنِفًا یہ حدیث مشکوٰۃ کی
ہے اور ترجمہ اس حدیث کا یہ ہے کہ بی بی سلمہ کہتی ہیں کہ حاضر ہوئی میں پاس ام سلمہ کے کہ بی بی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کی ہیں اور حال میں گریہ اور بکا کر رہی تھیں میں نے پوچھا سبب ونیکا کیا ہے فرمایا ام سلمہ بی بی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
نے کہ پیغمبر خدا کو میں نے خواب میں دیکھا ہے اس شکل سے کہ سر اور ریش مبارک خاک آلودہ ہے عرض کی میں نے کہ یارسول اللہ
یہ کیا حال ہے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حاضر ہوا ہوں مقتل حسین پر ابھی اس حدیث سے چند فوائد
مستفاد ہوئے ایک بیان شہادت کا کرنا دوسرے غم آلودہ ہونا تیسرے اوپر حال شہادت کے رونا
چوتھے روح مبارک کا اوس جگہ تشریف لانا پانچویں ثبوت ارواح کا آنا پس اب منکرین ناحق گزین کو چاہئے
کہ بموجب فیض ہدایت وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ کے خدا سے ڈریں اور رسول مقبول سے شرماویں اور پیغمبر کی
کو کافر نہ بناویں اور حرام کہنے بیان شہادت اور انکار آنے ارواح سے توبہ کریں اور ایسے کلام لایعنی سے
باز آویں اور بموجب کلام الملوک ملوک الکلام یعنی آگے حدیث خیر الانام کے سند دوسری سے اغماض کریں اور دلائل
عقلی اپنے کو کہ میں عقلی ہے آگے ان احادیث نقلی کے بالائے طاق رکھیں اور جیسے الو حلال کہنے اور ولا الضالین کے بعد
ضاد فارسی سے منفعل ہو دے لیے حرام کہنے اور لکھنے بیان شہادت اور حلت بنگ اور چرس اور افیون
سے بھی رجوع کریں برملا کہتا ہوں کہ دنیا چند روزہ ہے اور بے شک حرام بنگ اور بوزہ ہے
اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا فائدہ جاننا چاہیے کہ احادیث
بیان شہادت فیض ہدایت قرۃ العین رسول الثقلین سید الشہدا حضرت حسین کی مشکوٰۃ اور صحیح
بخاری وغیرہ میں بہت ہیں بسبب خوف طوالت کلام کے رسالہ ہذا میں مندرج نہیں ہوئیں سوائے
کہ بیان شہادت کا اگلی کتب علماے محققین اور فضلاے مدققین مثل ماثبت من السنۃ تصنیف شیخ عبد الحق
دہلوی میں اور مناقب السادات تصنیف قاضی شہاب الدین دولت آبادی میں اور سر الشہادتین مولانا
مقبول بارگاہ عزیز مولوی شاہ عبد العزیز میں بکمال تشریح اور توضیح اور فصاحت اور بلاغت
کے مرقوم ہے وعلاوہ ان کتب مسطورہ کے کتب سیر میں بھی بیان شہادت مشروحاً لکھا ہوا ہے
اور علماے کبار دہلی مثل مولانا موصوف الصدر عالی قدر اور مولوی کاظم صاحب اور مولانا
رشید الدین خان صاحب اور مولانا حاجی حرمین شریفین محمد حاجی قاسم صاحب اور

مولوی حسن علی صاحب اور مولوی سلامۃ اللہ صاحب شارح سر الشہادتین اور مولوی فرید الدین صاحب
خاص جامع مسجد مین اور مولوی حاجی محمد اسحاق بیر اور استاد اس فرقہ محدثہ کے ہر سال قلعے مین
بیش بادشاہ بیان کرتے آئے ہین عیان را چہ بیان العاقل تکفیہ الاشارۃ اب منکرین نا حق گریز
کو آگے سند احادیث شریف کے اور کتب علماے سلف اور علماے خلف کے کیا جاے دم زدن
کی ہے اور جو منکرین نے قول غزالی اور صواعق سے حرمت شہادت کی لکھی محض تہمت ہے انشاء اللہ
فصل ثانی مین بیان کیا جاویگا فائدہ اب بیان ثبوت مولود شریف کا ہوتا ہے
بگوش ہوش سنا چاہیے کہ شیخ عبد الحق دہلوی نے مدارج النبوۃ مین اسطرح لکھا ہے کہ اول
مخلوقات اور واسطۂ صدور کائنات اور باعث پیدائش عالم اور سبب وجود آدم نور آنحضرت صلعم کا
ہے جیسا کہ حدیث شریف مین وارد ہوا کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ دوسرے فرمایا آنحضرت نے کُنْتُ نَبِیًّا
وَّآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ تیسرے فرمایا نَحْنُ السَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ چوتھے اخبار مین آیا ہے کہ جب
ظہور ہوا نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا تو آپکے نور سے نکلے انوار انبیا علیہم السلام کے حکم فرمایا پروردگار
عالم نے آنحضرت کو کہ دیکھو طرف نور انبیا کے جب حضرت نے اونکے نورونکو ملاحظہ اور مشاہدہ کیا تو اوس
وقت حضرت کے نور نے سبکے نورونکو ڈھانپ لیا اوسوقت انبیا نے عرض کی کہ اے پروردگار ہمارے
یہ کون ہے کہ جسکے نور نے ہمارے نورونکو چھپا لیا یعنی نور اوسکا ہمارے نورون پر غالب آیا فرمایا اللہ تعالے
نے کہ یہ نور محمد بن عبد اللہ ہے اگر ایمان لاؤ تم اوسپر تو عطا کرون مین تمکو نبوت عرض کی انبیا نے کہ
ایمان لائے ہم اے رب ساتھ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا رب العزۃ جل جلالہ نے گواہ ہوا مین تمہارا
اور معنی کریمہ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ مِنْ کِتَابٍ وَّحِکْمَۃٍ کے یہی ہین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے
کہ آنحضرت نے فرمایا وُلِدْتُ مِنْ نِّکَاحٍ لَا مِنْ سِفَاحٍ اور اخبار مین آیا ہے کہ جس رات کو نور محمدی بیچ شکم
آمنہ کے قرار پایا تو اوس رات تمام عالم نور مقدس سے منور ہوا اور تمام ملائکہ اور زمین و زمان خوشی
مین تھے اور تمام طبقات آسمان اور زمین مین یہ بشارت ہو گئی تھی کہ آج کی رات نور محمد صلے اللہ
علیہ وسلم نے بیچ رحم آمنہ کے قرار پایا اسواسطے عمل اہل مکہ کا مقرر ہے کہ شب ولادت کو موضع ولادت
شریف کی زیارت کرتے ہین اور مولود نبی محمود کا ساتھ تمام آداب کے پڑھتے ہین یعنی شب بارہوین ربیع الاول

کو اور حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیر کے دن روزہ رکھتے تہے سبب اوسکا اصحاب نے پوچھا فرمایا کہ یہ
دن میری ولادت کا ہے اور اسی روز نازل ہوئی مجہپر وحی روایت کیا اسکو مسلم نے اور حدیث مین آیا ہے کہ
آمنہ کہتی ہین کہ جسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میرے بطن سے باہر تشریف لائے دیکہا مین نے ایک اثر
بزرگ یعنی عجائب و غرائب مشاہدہ مین آئے اور جسوقت کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم متولد ہوئے
ابولہب کو ثویبہ لونڈی نے بشارت ولادت آنحضرت کی پونہچائی ابولہب نے بمجرد سننے اس خبر بشارت
اثر کے ثویبہ کو آزاد کیا اور حکم کیا کہ تو دودہ دے آنحضرت کو پایا اور بسبب خوشی کرنے تولد آنحضرت کے
حق تعالے نے عذاب ابولہب سے تخفیف فرمایا اور دن پیر کے عذاب اوس سے اوٹہایا چنانچہ
حدیث مین آیا ہے آپ جائے خوشی اور سرور کی ہے اہل موالید کو کہ دن مولود کے بیان مولود
نبی مسعود کا سنکر خوشی کرتے ہین اور کثرت سے درود پڑہتے ہین اور مساکین اور غربا اور علما کو طعام
کہلاتے ہین اور بیان مولود شریف کا اصحاب سے بہی ثابت ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے جو کوئی مولود میرا سنے شفاعت اوسکی مجہپر واجب ہے جیسا کہ بیچ تنویر فی مولود البشیر کے آیا ہے
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ بَيْتِهٖ وَقَائِعَ وِلَادَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِقَوْمٍ فَيَسْتَبْشِرُوْنَ وَيَحْمَدُوْنَ وَاِذَا جَاءَ النَّبِيُّ صلعم قَالَ حَلَّتْ لَكُمْ شَفَاعَتِيْ معنی اس حدیث کے
سنو کہ بیچ تنویر فی مولود البشیر کے یہ ابن عباس رض سے منقول ہے کہ تہے ابن عباس بیان کرتے تہے
ایکدن اپنے گہر مین حالات ولادت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک قوم کے اور وہ قوم اوپر
بیان مولود شریف سے خوشی کرتی تہی اور حمد کرتی تہی کہ ناگاہ گذر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اوسجگہ ہوا
فرمایا واجب ہوئی مجہپر شفاعت تمہاری اور اسی کتاب مین دوسری حدیث ثبوت بیان مولود شریف
کی یہ ہے عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَيْتِ عَامِرِ الْاَنْصَارِيِّ
يُعَلِّمُ وَقَائِعَ وِلَادَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبْنَائِهٖ وَعَشِيْرَتِهٖ وَيَقُوْلُ هٰذَا الْيَوْمُ هٰذَا الْيَوْمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلعم اِنَّ اللّٰهَ فَتَحَ
عَلَيْكَ اَبْوَابَ الرَّحْمَةِ وَالْمَلَائِكَةُ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَكَ ابی الدرداء صحابی کہتے ہین کہ گیا مین ساتہہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے
گہر عامر انصاری کے وہ سکہارہا تہا وقائع ولادت آنحضرت کے اپنے بیٹون اور کنبے کو اور کہتا تہا
کہ یہ دن ہے یہ دن ہے پیدائش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہولے اللہ نے اوپر تیرے
دروازے رحمت کے اور واسطے تمہارے استغفار کرتے ہین ملائکہ جاننا چاہیے کہ جس صورت مین کہ مولود شریف

احادیث اور اصحاب و تابعین اور علمائے مع قیدون کے صاف ثابت ہووے کس بعد حرام یا مکروہ
کہنا چہ معنی دارد اور خود خدا تعالے نے مولود موسے اور عیسے علیہما السلام کا اپنے کلام مین فرمایا ہے
اور بیان مولود ہمارے حضرت کا صاحب سیرت شامی اور جزری اور تلمسانی اور دمشقی اور نووی
اور عسقلانی اور شیخ عبدالحق دہلوی نے لکھا ہے یہ محیبان مد بغضیبان ان سب محدثین کو حرامی
کہتے ہین اور اپنی عاقبت گندی کرتے ہین نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ وَهٰذَا الْاِعْتِقَادِ
بلکہ اجماع اہل سنت کا اوپر انعقاد محفل مولود شریف کے ہے اور کسی حنفی اور حنبلی اور شافعی
اور مالکی مذہب نے اوسکو حرام تو کجا مکروہ بھی نہین کہا ہے سوائے فاکہانی مالکی کے کہ حالت پیری
مین بسبب ضعف دماغ اور سخافت عقل کے بیان مولود شریف مین کچھ اوسنے دم مارا ہے بالفرض اگر
خلل دماغ بھی نہو پس اس بیچارے کو سوائے تابعداری اجماع کے کیا چارہ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَا یَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَةِ یہ سفہا اور حمقاے چند بسبب جاہلی اپنی کے سند فاکہانی کی لائے ہین اور ان حمقا
نے یہ بھی نجانا کہ کجا خلاف اور کجا اختلاف اور خلاف کو کیا مجال کہ مقابل اختلاف کے ہووے اور جلال الدین
سیوطی اور محدثین نے جواب دندان شکن فاکہانی کا وہ دیا ہے کہ جب اون کتابون کو دیکھے تو معلوم
ہووے اور کسقدر اوپر نادانی فاکہانی کے کلام اور اعتراض کیے ہین اور اصل مولود شریف
کی احادیث سے ثابت کی ہے اور اہل حرمین امورات دینی مین بموجب حکم ائمہ کے قابل سند کے
ہین گو وہابیہ اون کو کافر سمجھین اور ہدایت کو ضلالت نام رکہین ہدایہ مین آیا ہے
یَجُوْزُ لِلْفَجْرِ فِی النِّصْفِ الْاَخِیْرِ مِنَ اللَّیْلِ لِتَوَارُثِ اَهْلِ الْحَرَمَیْنِ یعنی جائز ہے
اذان دینا واسطے نماز فجر کے بیچ نصف شب اخیر کے واسطے مقرر کرنے اہل حرمین کے ابو یوسف
اور شافعی نے اوسکو جائز رکہا ہے اور تفسیر الرحمۃ مین حافظ محمد بن مقاسی زید بن ثابت سے روایت
کرتا ہے قَالَ اِذَا رَاَیْتَ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ اَجْمَعُوْا عَلٰی شَیْءٍ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ سُنَّةٌ ترجمہ اس عبارت کا یہ ہے کہ
جسوقت کہ دیکھے تو اہل مدینہ کو کہ جمع ہوئے اوپر ایک شے کے پس جان تو کہ وہ سنت ہے بموجب
اس مقولے کے اور بموجب مصرع ہذا کے وجود ظہور بدعت کا اہل حرمین سے بالکل مفقود ہے ع
جو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی × اور مراد اہل حرمین سے اشراف مکہ مبارکہ اور شرفاے مدینہ منورہ
مین نہ عوام الناس فصل دوسری بیچ بیان افترا بندی اور جعل سازی

اور بیعقلی اور بدفہمی اور لاعلمی مجیبان اور مہرکنان رسالہ تحفۃ الطاعنین کے
جانا چاہیے کہ استفتاے شہادت مندرجہ رسالہ مذکور کا تراشہ ہوا مہتر اس فرقہ محدثہ کا ہے کہ ہر سال
ایک دو مسئلے طبیعت سے گہرتا ہے اور باقی کہتر ان اس فرقہ محدثہ کے بنجاسب برادران اور نغل
خواران سے ہین اور سوال شہادت کو نسبت اہل پورب کے کرنا محض بہتان ہے بحکم دو شاہد عادل کے
اول یہ کہ مجیب بے تمیز نے آخر فتوے کے مہر مولوی محبوب علی اور محمد حسین کی اور صدیق لایتی کی
ثبت کی ہے محض جعل سازی سے ہے کسواسطے کہ مولوی محبوب علی پہلے ایک برس چھپنے اس
استفتاے شہادت کے جہان سے رخصت ہوے اور قبر کو آباد کیا اور محمد حسین و صدیق تلمیذ
مجیب بے تمیز کے کہ بعضے و تابی اونکو بسبب لامذہبی کے زندیق نام رکہتے تہے بجہت خوف اہل حق کے
چہہ چہہ مہینے پہلے تیار ہونے رسالہ تحفۃ الطاعنین کے کسیطرف چلدیے پس اس صورت میں
مہران صاحبون کی ہونی چہ معنی دارد شاہد دوم یہ ہے کہ نقل کرنا عبارت غزالی کا اور
نہ سمجھنا اوس عبارت کا ہکذا عبارتہ یَحْرُمُ عَلَی الْوَاعِظِ عَنْ رِوَایَةِ قَتْلِ الْحُسَیْنِ وَحِکَایَتِہِ
وَمَا جَرٰی بَیْنَ الصَّحَابَةِ مِنَ التَّشَاجُرِ وَالتَّخَاصُمِ فَإِنَّہُ یُہَیِّجُ إِلَی بُغْضِ الصَّحَابَةِ وَالطَّعْنِ فِیْہِمْ یہ دلیل
بیچ حق منکر کے زہر ہلاہل ہے زیرا کہ کلمہ فانہ مین ضمیر واحد ہے راجع کرنا ضمیر فانہ کا طرف
روایت قتل حسین کے عین حرام کسواسطے کہ قصہ کربلا مین کوئی صحابی رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم کا ہمراہ عبداللہ بن زیاد بد نہاد خارجی کے نہ تہا جیسا کہ قریب آویگا یہ بیان بیچ
جواب غزالی کے اور باوجود جاننے مسائل کے مسئلہ حرمت شہادت کو قول غزالی سے
من بعد سوال کرنا ان حمقا سفہا سے البتہ تحصیل حاصل اور استعلام معلوم کا ہے اضعف
عباد اللہ محمد کریم اللہ اعتراض کرتا ہے اوپر قول مہتر منکرین شہادت کے کہ کسقدر وہ مہتر
فخر اپنا کرتا ہے **قولہ** چہ میفرمایند علماے دین سبحان اللہ آپہی سائل آپہی مسئول عنہ
ع دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست ۔ کہتا ہون مین کہ لکہنا مجیب کا اپنے تئین علماے مع
کوتاہ گردنون تنگ پیشانی کے بہت نازیبا ہے اور سمجہنا اپنے تئین قابل استفتا کے نہایت بیجا ہے اور
جاننا اور گننا اپنے تئین کا مسلمان خارج از تقوے سے ہے کسواسطے کہ یہ بیچارے اوپر سمجہنے معنی
لا الہ الا اللہ کے بہی قادر نہین ہین کسواسطے کہ ترجمہ کلمے کا یون کرتے ہین نہین کوئی معبود مگر اللہ یہ ترجمہ

بے شبہہ مفضی الی الشرک ہے نہ مفید توحید کے یہ جاہلان کیا جانین قصر الموصوف علی الصفة
کیا ہے اور برعکس کیا ہے اور قصر انما حرم علیکم المیتة کا کس قبیل سے ہے اور امر
کونوا قردة خاسئین کا اور کس منوال کے اور امر فاصطادوا اور کس چیز کے مشتمل ہے فصاحت
کیا ہے بلاغت کیا ہے اور لازم کیا ہے اور موضوع قران اور حدیث کا کیا ہے اور اشارة
نص اور اقتضاے نص کیا ہے اسواسطے معنی کل بدعة ضلالة کے نہ سمجھے اور اسلام کو
سلام کیا اور فی الحقیقة بعض انکا اسقدر بھی نہین جانتا کہ میزان اور صرف میر کونسے فن مین ہے
اور باوجود اس بعلمی کے وہابی بن بیٹھے ہین غرض کہ روٹی کپڑا پیدا کرتے ہین مگر اہل علم ان
جاہلونکو اپنے دروازے سے مثل سگان بازاری نکالتے ہین اور علماے حرمین شریفین کے ان جاہلونکو نام
سنتے ہی وہابی کا نعلین حرمین سے محروم نہین چھوڑتے ہین اور سند حدیث کی کسی محدث سے نہین رکھتے ہے
اور کتب تحصیل کا اصلا نام تک نہین جانتے مگر بعض اس فرقہ محدثہ نے بصدقہ گور حضرت شیخ عبد الحق دہلوی
کے یعنی اونکے ترجمے سے شب و روز استعانت کر کے واسطے یادداشت اور وعظ کہنے کے
ترجمہ مشکوة وغیرہ بیان کرتے ہین اور صدہا تناقض اور تخالف اپنے ترجمے مین درمیان لاتے ہین
اور پڑھنا اور پڑھانا صحیح بخاری کا کہان اور یہ نادان کہان یہ بیچارے اپنے لکھے ہوئے کو بھی اصلا
نہین سمجھتے کہ عبارت غزالی سے بیان شہادت کا لذاتہ حرام ہے یا لغیرہ اور بعض جاہل اس فرقہ
محدثہ کا اوپر منبر کے بیٹھکر وہ غل مچاتا ہے جیسے کوئی مرثیہ خوان لاتا ہے اور علماے متقدمین کو عموما اور مولانا
شاہ عبد العزیز اور مولانا کاظم صاحب کو خصوصا تبرا برملا کرتا ہے اور اقوال و افعال علماے سلف کو بیچ بیچ
اور پردہ سنت کے بدعت برملا کہتا ہے اور بعضے وہابیہ اپنے دیو اخاص ضلالت اختصاص مین بعضے مسجد مین
بیساز و برگ بھی راگ گاتے ہین اور اپنی امت کو ورغلا کر علماے سلف اور فضلاے خلف کو بدعتی کہتے ہین بلکہ
کہلواتے ہین آپ کافر ہوتے ہین العظمة بیدہ گر ہمین مکتب است و این ملا * کار طفلان تمام خواہد شد
جواب ہر عبارت نے متانت منہدمہ رسالہ تحفة الطالحین کا بیان ہوتا ہے اب سننا چاہیے دلائل منکرین
شہادت کے اول دلیل ذلیل منکرین ناحق گزین کی بیچ باب حرمت شہادت فیض ہدایت حضرت
حسین رض کی خلاف قرون ثلاثة کے اور ائمہ اربعہ کے یہ ہے کہ صراط المستقیم مین مولوی اسمعیل نے لکھا ہے
کہ چون حسین علیہ السلام بمرتبہ شہادت فائز شدند داخل جنت گشتند پس محل سرور است نہ غم معنی اس

عبارت فارسی کے یہ ہین کہ جو حضرت حسین علیہ السلام مرتبہ شہادت کو پونہچے داخل جنت ہوئے
پس یہان جاے خوشی کی ہے نہ غم کی کہتا ہون مین یہی دلیل بازاری نے فہمی اور بے عبوری کتب احادیث
شریفہ اور مطالب شرعیہ کی قول قائل سے صاف معلوم ہوتی ہے طعن در طنز اوپر قول اور فعل
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آتی ہے کہ جسوقت خبر شہادت کی آنحضرت کو جبرئیل نے دی تو اوسوقت
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بہت روئے اور بہت مغموم ہوئے اور نہ خوشی کی ہے پس رونا اور مغموم ہونا اوپر حال
شہادت جناب حسین کے موجب رحمت کا ہے اور سبب سنت کا ہے اور خوش ہونا قتل حسین پر بے شک و شبہہ
طریقہ خوارج ہے فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے البکاء من الرحمۃ والصراخ من الشیطان
یعنی جو غم کہ دل سے ہو یا آنکہہ سے ہو وہ رحمت ہے اور رونے شاغل مچانا شیوہ عالم اختیار کیے کا شیطان
ہے اور رونا اوپر وفات سید المرسلین خاتم النبیین کے حدیث ام ایمن سے ثابت ہے کہ وہ بی بی آپ بہی
روئی ہے اور ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو بہی رولایا ہے، اور دوسری دلیل اونکی
یہ ہے کہ مولوی اسمعیل نے صراط المستقیم مین لکہا ہے کہ اگر اقربا ے شما در چنین مصائب مبتلا شدہ باشند
و کسی آن مصائب ایشان شما بیان کند آن مصائب را جائز نمیدارند کہتا ہون مین کہ مقولہ شہید
فرضی کا ساتہ شہید حقیقی کے کچہ مناسبت نہین رکہتا ہے بلکہ واہیات سے ہے کسواسطے
کہ ذکر مصیبت کسیکا ساتہ دلیری اور بہادری اور استقلال اور اجابال اور اظہار ظلم
اعدا اور حال کرامت انتما کے کرنا باعث شبہ اوسکو فخر خاندان کا تصور کرتے ہین اور ناخوش اوس
ذکر سے نہین ہوتے ہین جیسا قصہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا کا ملاحظہ کرنا
چاہیے باوجودیکہ ذکر زنا کا کرنا موجب کمال اندوہ اور اہانت کا ہے چونکہ خدا تعالے نے طہارت
اونکی فرمائی البتہ موجب عزت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا ہوا تمام واعظین اوس قصے کو برملا منبر و جا
تفاسیر سے بیان کرتے ہین اور کوئی مسلمان اوس بیان سے نفرت نہین کرتا ہے کما وجدنا
من آنفسنا کو اے اوپر اس فہم بعید کے اور شہادت شہید کے جاننا چاہیے کہ باب استفتا شہادت
مین سائل اور مجیب ذات واحد ہے نہ غیر علاوہ اس مکر و فریب کے مجیب بے نصیب نے بسبب بغض اہل عبا کے
صنعت تحریف کو وہ کار فرمایا ہے کہ تحریر و تقریر سے باہر ہے کسواسطے کہ جو عبارت صراط المستقیم کی
کہ فی الجملہ مفید بیان شہادت کے ہے مجیب اوسکو مثل شیر مادر ہضم کر گیا ہے بے شک شہید غریب

صراط المستقیم مین قائل اس امر کا ہے کہ بیان شہادت فی نفسہٖ درست ہے مگر در صورت لاحق ہونے عوارض
ناشائستہ وغ کے مقرر کراہت ہے اور محبیان شکست نصیب نے ناحق شہید مذکور کو بدنام کیا اور
قول کراہت کو بحرمت بدل کیا پس نہایت غضب کیا کس واسطے کہ صراط المستقیم مین بیچ
صفحہ ۹۵ کے یہہ عبارت ہے کہ ذکر قصۂ شہادت ست لشرح وبسط عقد مجلس کردہ باین قصد
کہ مردم آن را بشنوند تا سفہا نمایند وحسرت ہا فراہم آرند گریہ وزاری کنند ہر چند در نظر ظاہری
خللے دران ظاہر نمیشود اما فی الحقیقۃ این ہم مذموم ومکروہ ست انتہے ہم مسلمان قدیم
حیران ہین کہ شہید بیان شہادت کو مکروہ کہتا ہے اور محبیان معتقد شہید کے حرام
لکھتے ہین اس صورت مین یہ نادان چند مصداق اس مثل مشہور کے ہوئے کبھی ناؤ بیچ گاڑی کے
اور کبھی گاڑی بیچ ناؤ کے قولہ جواب در صورت مرقومہ راجح در قصۂ کربلا امتناع وحرمت است
چنانکہ مصنف صواعق محرقہ ومولوی محمد اسمعیل شہید مرحوم افادہ فرمودہ اند ونیز جناب
ولی اللہ محدث دہلوی در قول جمیل ارشاد نمودہ عبارتہ کنا رُوِّینا فِي سُنَنِ ابْنِ مَاجَة
وَغَيْرِهٖ اِنَّ الْقَصَصَ لَمْ تَكُنْ فِي زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الخ کہتا ہون مین کہ یہ قول بے طول
لائق مضحکۂ طفلان کے ہے اور ایسی نافہمی اور بیعقلی پر تمام اہل علم ہنستے ہین اور آنکھ تعجب سے دیکھتے
ہین اول جواب یہ ہے کہ محبیان حرمت کو ترجیح دیتے ہین باوجودیکہ بیان شہادت کا سنت ہے چنانچہ
بالا گذرا ایسی فعل مسلون کو حرام کہنا ہمسایہ ابو جہل کا ہونا ہے دوسرے یہ ہے کہ باوجود جہالت کے
ترجیح حرام کو دیتے ہین اس صورت مین ایسے محبیان شکست نصیب کی فصاحت گدال سے کہلوائی جائے
کس واسطے کہ کوئی سند حرمت شہادت کی ائمہ اربعہ اور مجتہدین سے نہین لائے اور تیسرے یہ کہ محبیان
وغیرہ کا قول اور دعوے ہر مسئلے مین یہ تہا کہ جو بات کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور قرون ثلاثہ سے
ثابت ہے وہ درست ہے اور باقی واہیات باوجود دعوی سنت کے باب حرمت شہادت حضرت
حسین کے کوئی دلیل قرون ثلاثہ سے نہین لکہی سعدی نے راست فرمایا ع این مدعیان در طلبش
بیخبرانند یا شاید انکے مذہب مین عبارت قرون ثلاثہ سے مولوی اسمعیل اور صاحب قول جمیل اور
صاحب صواعق ہو غرضکہ یہہ عالم صورت جہالت سیرت کو علم سے کیا کار اور بیان حق سے کیا سروکار
چوتھے یہہ ہے کہ دعوی حرمت شہادت کا خاص اور دلیل عام ہے وہو قولہ ان القصص لم تکن

کسواسطے کہ نہ وقوع ہونا کسی قصص کا بیچ زمانہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کے مستلزم حرمت کا نہین ہے کیونکہ وہ قصہ جائز ہے کہ مکروہ ہووے یا مباح پس یہ دلیل مثبت مدعا مجیب کی نہوئی علاوہ اسکے نادانون نے یہ بھی نجانا کہ الف لام اوپر اَن القصص کے جنسی ہے یا استغراقی اگر جنسی ہے تو یہ معنی ہووینگے یعنی جنس قصے کی حرام ہے اور اگر استغراقی ہے تو یہ معنی ہین کہ ہر فرد قصے کی حرام ہے اور اسجگہ الف لام نہ جنسی ہے نہ استغراقی والا لزوم کذب کا نسبت قصۂ یوسف علیہ السلام وغیرہ کے آتا ہے پس لا بد عہدی ہوگا پس اس صورت مین مطلوب اہل سنت کا ظاہر ہے یعنی قصۂ کاذبہ بیچ اوس زمانے کے نتہا بخلاف قصۂ شہادت کے کسواسطے کہ وہ قبیل جھوٹ سے نہین ہے علاوہ نجاننے اقسام الف لام کے ان طفلان دبستانی نے یہ بھی نہ دیکھا کہ آخر اس عبارت کے لفظ انہ مذموم وانہا محمود لکھا ہے باوجودیکہ یہ عبارت باعتبار اختلاف ضمائر کے قابل نقل کے نتہی کسواسطے کہ مرجع واحد ہے اور ہر دو ضمیرین مختلف ہین پانچوین وہ کہ سند لانا مجیب کا واسطے تائید قول حرمت انہی کے قول مولوی اسمٰعیل سے عین حماقت ہے کسواسطے کہ مولوی مذکور بسبب لاحق ہونے امور نامشروع کے مقر کراہت کا ہے نہ حرمت کا کہتا ہون مین کہ یہ نقل صراط المستقیم کی دلالت کرتی ہے اوپر کمال نادانی اور بیحیائی مجیبان کے کسواسطے کہ قصہ جدید وہابیت کا کہ تیس بتیس برس کا عرصہ ہوا کہ حوادث کاہن سے مرتفع ہوا تھا مثل سر نمرود کے پاس سے ڈہا پڑا حرمت اور حلت متبدل ہوئی یعنی حلال حرام اور حرام حلال ہوا کسواسطے کہ نزدیک مولوی شہید کے فاتحہ اور درود اور عرس اور یوم اور سال اور سننا اموات کا اور آنا ارواح کا اور ہونا فیض کا ارواح سے اور حاصل ہونا نسبت کا خاندان قادریہ اور چشتیہ سے اور طریقے ذکر پاس انفاس و مراقبہ وغیرہ کو باوجود بدعت ہونے ان خاندانون اور اذکار کے بحکم کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ اور بحکم عدم ثبوت قرون ثلاثہ کے شہید نے صراط المستقیم مین مثل فرض اور واجب کے لکھا ہے اور کتاب ایضاح الحق مین انہین امور کو بدعت حقیقیہ نام رکھا ہے اور یہ صورت صاف اجتماع نقیضین کی ہے پس ظاہر اور باہر ہے کہ مصنف صراط المستقیم کا بصفت بدعت اور کفر کے موصوف اور بیچ سلسلۂ اہل تقوے اور اہل ولایت کے معدود ہوگا اب اہل سنت اس عقدہ مالاینحل سے استفسار کرتے ہین اس امت سے کہ کیا فرماتے ہین گروہ محدثہ وہابیہ بیچ اسصورت کے کہ اگر سماعت اموات

اور فاتحہ اور نذر و درود اور آنا ارواح کا اور پڑھنا پنج آیت اور تعین کرنا یوم اور سال اور سلسلۂ قادریہ
وغیرہ کا جائز ہے تو اس سے صاف لازم آتا ہے کفر فرقۂ محدثہ وہابیہ کا بحکم تقویۃ الایمان اور
ایضاح الحق وغیرہ کے اور اگر یہی امور مذکور حرام ہو دین تو اوس صورت مین بھی کفر فرقہ وہابیہ کا
بحکم صراط المستقیم کے لازم اور ثابت ہے پس اب چاہیے کہ خود منصف ہو کر جواب اس مسئلے کا لکھین
فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ کو ملحوظ خاطر رکھین یہ ادنے تعارض
ہے اہل سنت کا اوپر اس جماعت وہابیہ کے اسواسطے کہ مصنف صراط المستقیم کو یہ فرقہ
محاربۂ مسلم الثبوت اور اپنا پیشواے اوّل جانتا ہے مگر ناظرین رسالہ ہذا کو چاہیے کہ اول صراط المستقیم
اور تقویۃ الایمان اور ایضاح الحق اور کلمۃ الحق اور سراج القلوب اور مائۃ المسائل اور
اربعین اور راہ سنت اور تنویر الحق اور توضیح الحق اور جواہر منظومہ اور ہجو خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی قدس سرہ وغیرہ بغور مطالعہ کرین جب معلوم ہووے کہ کس قدر اس فرقۂ محدثہ
نے کس کس طرح کے شگوفے ان کتابون مین کہلائے ہین اور کیا کیا کارستانیان اپنی ادھیڑ بن پیچ
کی ہین اور دعوی اتباع سنت اس قوم کا بھی بوجہ وجیہ منکشف ہووے لکھتے ہین ہاتھ باندھنا
شرک مورچھل شرک شامیانہ شرک کشف و فالبازی استخارہ حرام نیوتہ اور مانیان حلال ایصال
ثواب اور عرس ایک کتاب مین حلال دوسری کتاب مین حرام اور تصور شیخ کا بیچ قول جمیل
کے جائز اور طواف قبر بیچ کتاب انتباہ کے روا اور مائۃ المسائل مین حرام اور صراط المستقیم
کے صفحہ تئیسوین مین اس نہج پر ہے چون امواج جذب و کشش رحمانی نفس کاملہ ابی طالب ا
در قعر لجج بحار احدیت فرو میکشد زمزمہ انا الحق وَلَیْسَ فِیْ جُبَّتِیْ سِوَا اللہ ازان سر میزند
اور بعد دو چار سطر کے یہ لکھتے ہین زنہار برین معاملہ تعجب ننمائی اس مقولے سے معلوم اور مفہوم
ہوتا ہے کہ مصنف صراط المستقیم کا ایک مرد شہید ہے شاید کہ یہ مسئلہ مصنف مذکور نے عالم رویا مین
یعنی خواب مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یا اصحاب سے یا تابعین سے بگوش ہوش سنا ہوگا ورنہ معالم
نہ صحاح ستہ مین نہ غیر صحاح مین ہے اور اسی کتاب مین بیچ صفحہ ۱۳۰ کے یہ عبارت ہے اگر کسی اتباع
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم منظور داشتہ در شب برات در مقبرہ مجمع صلحا نمودہ ادعیہ وافرہ کند البتہ بدعت
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم مدام کردن نمیرسد اور یہانتک کہا جماعت نفل مکروہ است و اگر تداعی باشد مکروہ است و خواندن سورہ

بقید روز جمعہ در زیارت قبور والدین وارد شدہ پس ہر عبادت کہ از مسلمان ادا شود و ثواب آن بروح کسے از گذشتگان برساند و طریق رسانیدن آن دعاے خیر بجناب الٰہیت الخ پس در خوبی این امر از امور مرسومہ فاتحہ و اعراس و نذر و نیاز اموات شک و شبہہ نیست اور بیچ صفحہ ۶۹ اسکے صراط المستقیم مین لکھا ہے عبارتہ پس از ینچنین نپندارند کہ نفع رسانیدن باموات باطعام و فاتحہ خوانی خوب نیست چہ این معنی بہتر و افضل یہان تک کہا موقوف بر طعام نگذارد اگر میسر باشد بہتر ست والا صرف ثواب سورہ فاتحہ و اخلاص بہترین ثوابہا ست اور بیچ صفحہ ۱۰۷ اسکے یہ لکھا ہے اول طالب باید با وضو دو زانو بطور نماز بنشیند و فاتحہ بنام اکابر این طریقہ یعنی حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری و حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی وغیرہما خواند انتہے اور بیچ مأتہ المسائل تصنیف حاجی محمد اسحاق کے یہ لکھا ہے کہ فاتحہ مرسومہ اصلے ندارد اور بیچ تفسیر عزیزی نانا صاحب مولوی اسحاق کے یہ ہے و آثار این عالم از صدقات و فاتحہ و تلاوت قرآن چون در ان بقعہ کہ مدفن اوست واقع شود بسہولت نافع میشود اور مولوی ولی اللہ والد ماجد میان شاہ عبد العزیز اور جد امجد مولوی اسمٰعیل کے بیچ عرس مشائخ کے یون فرماتے ہین حفظ اعراس مشائخ و مواظبت زیارت قبور ایشان و التزام فاتحہ و صدقہ دادن الخ جناب بانی دین در آفاق مولوی محمد اسحاق بیچ مأتہ المسائل کے رد مذہب مزعوم کا اسطرح فرماتے ہین مقرر کردن یوم عرس ثبوت آن از حضرت صلے اللہ علیہ وسلم و خلفاے راشدین و ائمہ اربعہ نرسیدہ اب ہم لوگ سنی پیرو علماے سلف کے ایسے کامون تناقض سے کمال حیران و متحیر ہین اور کمال تفکر مین مبتلا ہین کہ آیا شہید کو جھوٹا جانین یا تکذیب مہاجر کی کرین یا ابطال مولوی شاہ عبد العزیز اور مولوی ولی اللہ کا کرین آخر کار ہدایت الٰہی رہنما ہوئی اس بات پر کہ تکذیب مولوی ولی اللہ کی محال ہے کہ وہ اہل سنت سے ہین اور متبع علما اور فضلا اور اولیاے سلف کے ہین اور میان صاحب نے تفسیر عزیزی مین زبانی اور کتابے اور مولوی ولی اللہ صاحب نے بیچ انتباہ اور انفاس العارفین کے ان دو صاحبون وہابیہ مذہب کو عاق کیا اور رد کیا ہے اب جواز فاتحہ اور درود اور عرس اور دعا کا کلام فقہا سے سنو اور دریافت کرو کہ بیچ خزانۃ الروایات کے کہ مشہور تر کتابون میں سے ہے اور ہر چھوٹے بڑے کو بہم پہونچ سکتی ہے عبارت اوسکی یہ ہے اما چون مسلمی بگورستان بگذرد داخل گورستان منتظر میباشند بخواندن فاتحہ

و در مولوی نجح اور بیچ خلاصۃ الفقہ کے ہے کہ یوم عرس پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اول صد
یق پر و بیچ پر فتوح صلے اللہ علیہ وسلم ہدیہ داد و بیچ قرض ابن ابی بکر بسیرہ وفاتحہ کردہ انتہی اور شرح عقائد
وفی دعاء الاحیاء للاموات وصدقتہم ای صدقۃ الاحیاء عنہم ای عن الاموات
نفع لہم ای للاموات اور کتاب عینی شرح ہدایہ وممّا یدل علی ھذا ان المسلمین یجتمعون فی کل عصر وزمان ویقرؤن
القرآن ویھدون ثوابہ لموتاھم ولا ینکر ذلک منکر فکان اجماعاً عند اھل السنۃ والجماعۃ
اور اربعین میں مولوی محمد اسحق نے ہیات مجموعی کو یعنی جمع ہونے قرا اور حفاظ کو مکروہ لکہا ہے
اور قطب وہابیہ نے باوجود ادعا خلافت مصنف مائۃ المسائل کے بیچ صفحہ ۹۶ تحفۃ الزوجین
مطبوعہ مطبع عبد الرحمان میں خلاف اور اوستاد اپنے کے برعکس لکھا ہے اور قائل جواز فاتحہ
اور درود کا ہے اور یہ عبارت لکھی ہے فاتحہ درود ایسی جا پڑھنی چاہیے کہ پاک ہو نجاست ظاہری
اور باطنی سے انتہی سبحان اللہ فاتحہ اور درود اور اجماع کرنا قبر پر نزدیک مولوی شہید کے
جائز ہے اور نزدیک ایک مہاجر کے غیر جائز اور نزدیک نائب اور خلیفہ مہاجر کے جائز جانے
اس فریق نے کیا زرگری باہم قرار دی ہے عجب یہ ہے بدعت آپ نکالیں اور بنام سنیوں کو
کریں اور ملا علی قاری شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں وکذا فی شرح الصدور اخرج الخلال عن
سفیان قال کان الانصار اذا مات لھم المیت اختلفوا الی قبرہ ویقرؤن القرآن ترجمہ اس حدیث کا
یہ ہے کہ بیچ کتاب شرح الصدور کے خلال نے سفیان سے یوں روایت کی ہے کہ جب کوئی مرجاتا تہا
قوم انصار کا تو وہ اوپر میت اپنی کے آمد و رفت کرتے تہے اور قرآن خوانی کرتے
اس حدیث سے حکم ہیات مجموعی اور ختم قرآن کا اظہر من الشمس ہے اور بیچ اذکار کے امام نووی نے
کہا ہے اجمع العلماء ان الدعاء للاموات ینفعھم اور بیچ مشکوٰۃ کے ہے اتبعوا
السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار قال اللہ تعالی واستغفر للمؤمنین
والمؤمنات وقال اللہ تعالی الذین جاؤ من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا
ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان اب صاف صاف ظاہر ہوا کہ جمیع وہابیان مخالف قرآن و
حدیث اور اجماع کے ہیں پس اس صورت میں اہل سنت کو اس قوم سے اجتناب لازم بلکہ الزم ہے اور
احتراز ان نا ان طلبان سے مسلمانوں پر فرض ہے کسو اسطے کہ یہ فرقہ وہابیہ حلال کو حرام اور حرام کو

حلال قرار دیتے ہین اور خلاف اجماع کے کرتے ہین اب امید خدا تعالے سے قوی ہے کہ بعد درایت
اور تحقیق کرنے اس مسئلے کے کوئی اہل اسلام پیرو علماے سلف کا اوپر قول ان نامرادون کے اور اوپر
کلام ان بداعتقادونکے اعتماد نکریگا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ اور صراط المستقیم
مین عجائب اور غرائب اسقدر لکھا ہے کہ بیان اوسکا تحریر قلم سے باہر ہے اور اس ہذیانات کے
لکھنے کو دل راغب نہین ہوتا ہے مگر لاچار واسطے ناظرین رسالۂ ہذا کے ایک لطیفہ صراط المستقیم کا
اس رسالے مین درج ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ مولوی اسمٰعیل شہید صراط المستقیم مین یون فرماتے ہین کہ
روزے حضرت حق جل وعلا دست راست ایشان را یعنی دست راست سید احمد صاحب را بدست
خاص گرفته وچیزے را از امور قدسیه که بس رفیع وبدیع بود پیش روے حضرت ایشان کرده فرمود
که ترا این چنین داده ام وچیز ہاے دیگر خواہم داد تا آنکه شخصے بجناب حضرت استدعاے
بیعت نمود حضرت دران ایام علے العموم اخذ بیعت نمیکردند بناءً علیه ملتمس آنشخص را ہم قبول
نفرمودند آن شخص بشین بئس الحاح کرد حضرت ایشان با آن شخص فرمود که یک دو روز توقف باید کرد
بعد از ان ہرچه مناسب وقت خواہد شد ہمان طور بعمل خواہد آمد تا حضرت ایشان بنا بر استیفا والتمدین آن
بجناب حضرت حق متوجه شدند وعرض نمودند که بنده از بندگان تو استدعا میکند که بیعت
بمن نماید وتو دست مرا گرفته وہرکه درین عالم دست کسی را میگیرد وپاس دستگیری ہمیشه
میکند واوصاف ترا با خلاق مخلوقات ہیچ نسبتے نیست پس دران چه منظور است
از ان طرف حکم شد که ہرکه بر دست تو بیعت خواہد کرد وگو لکھہا باشند ہر یک را کفایت خواہم کرد
الفصه امثال واشباه این معاملات صدہا در پیش آمد انتہے یہ عبارت فارسی صراط المستقیم
کی ہمنے نقل کی ہے واسطے ایک نکتۂ لطیف کے وہ یہ نکتہ ہے کہ مولوی اسمٰعیل نے
اپنے پیر کو فضیلت اور ترجیح اوپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دی ہے کسواسطے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام عمر مین نسبت ہمکلامی کی خدا سے بجز شب معراج کے میسر آئی اور بیچ رویت آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کے اختلاف صحابہ کا ہے بخلاف میر صاحب پیر شہید مذکور کے بشہادت شہید کے یہ معاملات
صدہا پیش آئے ہے نصیب مولوی اسمٰعیل کے کہ پیر ایسا ملا کہ چند درجہ نبی پر فوق رکھتا ہے
فَلَا تُنْكِرُوا وَلَا تَنْسَوا يَا أَهْلَ الْبَاطِلِ هٰذَا الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ اور حضرت میر صاحب کو

علاوہ خاندان مجددیہ اور غوثیہ اور نقشبندیہ اور چشتیہ کے خاندان محمدیہ بھی عطا ہوا لہذا خلفا
میر صاحب کے وقت بیعت کے فرماتے ہین کہ ہم نے تجکو مرید کیا خاندان محمدیہ مجددیہ
غوثیہ وغیرہ کے اتنے کمالات مجتمع ہونا یہ بھی ادنے افاضہ کمالات نبوت سے ہے اور یہ بھی
صراط المستقیم مین ہے عنایت و تربیت یزدانی بلا واسطۂ احدے متکفل حال ایشان شد
انتہی اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نام اس خاندان کا خدائیہ ہووے نہ محمدیہ کسواسطے
کہ یہ خاندان بلا واسطۂ غیر کے میر صاحب کو عطا ہوا نہ بتوسط پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے پس اسصورت مین
غلطی مصنف کی معلوم ہوتی ہے ورنہ نام خدائیہ رکہتے نہ محمدیہ قولہ اَمَّا الْاٰفَاتُ الَّتِیْ تَعْتَرِی
الْوُعَّاظَ فِیْ زَمَانِنَا کہتا ہون مین حضرت مقدسات مجیبان نے وہ طرقہ تحریف اس عبارت
مین کی ہے کہ رونگٹے بدن پر کہڑے ہوتے ہین اور روافض ایسی تحریف سے حذر
کرتے ہین کسواسطے کہ عبارت قول جمیل کی بعد انہ مذموم لمعون کے یہ ہے فالقصص
ان یذکر الحکایۃ النادرۃ ویبالغ فی فضائل الاعمال وغیرہا بما لیس بحق خلاصہ معنی اس عبارت
کے یہ ہین کہ جو قصے مذمومہ اور مقبوحہ ہون اور وہ قصے کہ اصلا سچے نہون یہ حضرات منکرین آپ
عبارت قول الجمیل کو مثل شیر مادر کے غٹ غٹ کر کے پی گئے اور ہضم بھی کر گئے اور
عبارت اما الآفات کی بعد دو تین ورق کے آتی ہے اوس عبارت کو واسطے
ثبوت دعوی اپنے کے بے محل چپکا یا اگر حق ملحوظ ہوتا تو یہ اشارہ کرتے الی ان قال اور لفظ
اما کا کہ بیچ عبارت اما الآفات کے ہے درست نہین ہوتا ہے مگر جس وقت کہ اول حقیقت مذمومات کی معلوم
ہووے کسواسطے کہ لفظ اما کا واسطے تفصیل ما اجملہ کے ہے اور غرض تحریف سے ان
مجیبون بے تمیزون کی یہ ہے کہ حق باطل اور راست عاطل ہووے اور تفرقہ مسلمانون مین
پڑے قولہ فمنہا عدم تمیزہم بین الموضوعات وغیرہا بل غالب کلامہم الموضوعات
المحرفات وذکرہم الصلوات والدعوات التی عدہا المحدثون من الموضوعات ومنہا قصص
کربلا والوفات کہتا ہون مین ذکر کرنا قول صاحب جمیل اور اما الآفات کا الخ بیچ حق منکرون
کے سم قاتل اور زہر ہلاہل ہے بہت وجہوں سے اول یہ کہ ثبوت حرمت شہادت کا کچہ اس عبارت
سے علاقہ نہین رکہتا ہے کسواسطے کہ مولوی شاہ عبد العزیز اور مولوی رشید الدین خان مرحوم

اور مرزا حسن علی اور مولوی کاظم وغیرہ امتیاز موضوعات کی زیادہ از حد رکہتے تہے بلکہ لبب
موضوعات مین ان علما کو ادراک کامل حاصل تہے چنانچہ منکرین بہی اس بات پر قائل ہین
اور دوسری دلیل یہہ ہے کہ فرض کیا ہمنے کہ بیان شہادت مین آفت وحرمت مساوی ہووے
تو مولانا شاہ عبدالعزیز نے حکم صاحب قول جمیل کا صاف رد کیا ہے کسواسطے کہ محرم مین بیان
شہادت کا فرمایا کرتے تہے چنانچہ عبارت خط مولانا سے کہ بنام علی محمد خان صاحب رئیس مرادآباد
کے لکہا تہا اوس سے صاف بیان شہادت کا کہلا ہوا ہے عبارتہ ہکذا در تمام سال دو مجلس
در خانۂ فقیر منعقد میشود مجلس ذکر وفات شریف و مجالس ذکر شہادت الخ اور تیسری
وجہ یہ ہے کہ مولوی ولی اللہ صاحب طواف قبر کا جائز فرماتے ہین اب چاہیے کہ تمام وہابی
ہر روز طواف قبور رید روما در لپنے کا کیا کرین کہ حکم اونکے مجتہد کا ہے اور یقین ہے کہ منکر
تاریکی شب مین مثل شب پرہ ان کے خفیہ طواف قبور کا عمل مین لاتے ہین کسواسطے کہ یہ فرمان اونکے
پیر کے پیر کا ہے اور مولوی ولی اللہ صاحب بیچ انتباہ کے بیچ کشف احوال قبور کے یون فرماتے
ہین عبارتہ ہکذا چون بمقبرہ درآید دوگانہ بروح آن بزرگوار ادا کند اگر سورۂ فتح یاد باشد در اول رکعت
سورۂ اخلاص پنج پنج بار بخواند بعدہ قبلہ را پشت دادہ بنشیند یکبار آیۃ الکرسی و بعضے سورت ہا کہ
در وقت زیارت میخوانند چنانچہ سورۂ ملک وغیر ذلک بخواند و ختم کند و تکبیر گوید بعدہ ہفت کرت
طواف کند و دران تکبیر بخواند و آغاز از راست کند بعدہ طرف پایان رخسارہ نہاد و بیاید و برو
میت بنشیند و بگوید یارب بست و یکبار بعدہ اول طرف آسمان بگوید یا روح و در دل ضرب
کند یا روح ما دام کہ انشراح یابد این ذکر کند انشاء اللہ تعالے کشف قبور و کشف ارواح
حاصل آید اور مولوی ولی اللہ صاحب یہ بہی فرماتے ہین کہ ظہور وجود نبی کا بعد سید المرسلین کے
نہین ہے پس اب فرقہ محدثہ وہابیہ پر لازم اور فرض ہے کہ اتباع اور اقتدا اپنے پیر کی کرین
اور طواف قبر کا اور فاتحہ کرنا اور درود اور حفظ عرسون مشائخ کا درست جانین اور خلق کو گمراہ
نکرین اور اقرار اسکا بہی کرین کہ کوئی نبی بعد حضرت کے نہین ہے اور بموجب قول صاحب
صراط المستقیم کے وابتغوا الوسیلۃ الی المرشد اول یہ مریدان اتباع دادا پیر کی
کرین بعد اختیار اور قبول کرنے ان جمیع مسائل کے انکار اور حرمت شہادت حضرت حسین کا فرماوین تاکہ

شل مشہور خود را فضیحت و دیگرے را نصیحت کے ہوویں اور اولٹی گنگا بہاویں تو آکہ موجب آفات بر آفات از ارتکاب امور منہی عنہا مانند نوحہ و شیون و ماتم و شور و گریہ کہتا ہوں مین کہ یہ اس عبارت کے تحریف در تحریف فرقہ محدثہ سے واقع ہوئی ہے کسواسطیکہ ہم سنیون کا یہ طریقہ نہین ہے چنانچہ تصریح اور تشریح اسکی مذکور بالا ہو چکی ہے ہان گریہ باعث رقیق القلبی کا ہے البتہ اہل تسنن سے ظہور مین آتا ہے بسبب اتباع سنت کے کسواسطیکہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم وقت بیان شہادت کے روئے ہین پس جو گروہ امر سنت کو خرافات جانے بیشک وہ جماعت پر حماقت نافرجام اور ناسر انجام ہے اب دلائل رونیکے اوپر شہادت حسین علیہ السلام کے احادیث سے مندرجہ رسالہ ہذا ہوتے ہین اول حدیث اخرج البیہقی عن علی بن مسہر قال حدثتنی جدتی قالت کنت ایام قتل الحسین جاریۃ شابۃ فکانت السماء ایاما تبکی حدیث دوم اخرج ابو نعیم فی دلائل عن ام سلمۃ قالت الجن تبکی علی الحسین وتنوح علیہ و در حدیث مشکوۃ کی عن انس قال دخلنا علیہ بعد ذلک وابراھیم یجود بنفسہ فجعلت عینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تذرفان فقال عبد الرحمن بن عوف وانت یا رسول اللہ فقال یا ابن عوف انہا رحمۃ ثم اتبعہا فقال ان العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضی ربنا وانا بفراقک یا ابراھیم لمحزونون ثم قال انہ مہما کان من العین ومن القلب فمن اللہ عزوجل ومن الرحمۃ وما کان من الید ومن اللسان فمن الشیطان وعن ابی ھریرۃ قال زار النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر امہ فبکی وابکی من حولہ اب حق تعالے سے امید قوی ہے کہ من بعد کوئی شخص نسبت حرمت کی اوپر رونے حسین کے نکرے گا کسواسطیکہ رونا احادیث سے ثابت ہو چکا مخالف احادیث کا برابر فرعون کے ہے بلکہ زیادہ اوس سے اور داخل زمرۂ اہل سب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے ہوگا پس جس صورت مین گریہ اور حزن پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور ام سلمہ وغیرہ کا بلاشبہہ حدیث سے ثابت ہوا اب یقین جذا سے ہے کہ من بعد کوئی مسلمانون سے یہ کلمہ نہ کہے گا کہ شہید ہونا حضرت حسین علیہ السلام کا موجب گریہ اور غم کا نہین ہے اور جو کوئی باوجود اس سند کے بہر بیحیائی سے یہ کہے کہ قتل حسین علیہ السلام کا موجب خوشی کا ہے نہ باعث غم کا تو اس صورت مین قائل خوشی

کو مصداق مصرع ہذا کا جانین مصرع مخالف نبی کا ہے دشمن خدا کا * قولہ ازین سبب بیان این قصہ باوجود فرط محبت باہل بیت ثبوت در قرون ثلاثہ نبود الخ کہتا ہون مین یہ قول منکرین شہادت کا بہت پوچ اور واہی ہے کسواسطے کہ اگر مراد ان منکرین کی اس عبارت سے یہ ہے کہ بیان حال شہادت کا قرون ثلاثہ مین مطلق نہ تہا تو یہ محض پر غلط ہے اس دلیل سے کہ جو بیان شہادت کا قرون ثلاثہ مین نہین تہا تو یہ بیان شہادت کا ہم تک کیونکر پونہچا اور صاحب مواہب اور شیخ عبد الحق اور مولانا شاہ عبد العزیز وغیرہ نے کہان سے اپنی کتابون مین لکہا اور اگر اس عبارت سے یہ معنی مذکور بالا مراد نہین ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ کسی نے خاص روز عاشورہ کو بیان نہین کیا جواب اسکا یہ ہے کہ یہ امر اجتہادی تمہارا استلزام حرمت بیان شہادت کا نہین ہو سکتا ہے والا اس دلیل سے لازم آوے حرمت تعین مذہب ائمہ اربعہ اور حرمت دہ در دہ حوض کی اور لازم آوے حرمت خاندان محمدیہ اور مجددیہ کی اور حرام ہونا نماز کا عقب امام نوکر کے اور لازم آوے حرمت بنائے مسجد سہ برجہ اور دو منار اور مصلائے سنگ مرمری کی اور لازم آوے حرمت ہدایہ اور حرمت تصنیف کتب احادیث کی اور لازم آوے حرمت بنائے تکبر اور حرمت اسم خدا کی کہ لفظ فارسی کا ہے بلکہ حرام کہنا اس کلمے کا کہ شہادت حرام ہے قول غزالی اور صراط المستقیم سے کیا اچہی حرمت تعین کی اپنی عقل ناقص سے نکالی کہ دین کو برباد کیا قولہ نقلا قال الشیخ شہاب الدین ابن حجر التمیمی المکی فی الصواعق المحرقۃ اعلم ان ما اصیب بہ الحسین رضی اللہ عنہ فی عاشورا انما ھو الشہادۃ الدالۃ علی مزید حظوۃ ورفعۃ درجتہ عند ربہ والحاقہ بدرجات اھل بیت الطاہرین فمن ذکر ذلک الیوم مصائبہ لاینبغی ان لایشتغل الا بالاسترجاع کہتا ہون مین کہ کیا حماقت منکرین کی ہے کہ دلیل حرمت شہادت کی وہ لائے جو مفید اہل تسنن کے ہے اور نہین جانتے کہ اس دلیل سے یہ مثل اسپر راست آوے کہ جب گیدڑ کی شامت آوے طرف شہر کے بہاگے کسواسطے کہ صاحب صواعق یہ آواز بلند بیچ حق ان بیہوشان کے فرماتا ہے کہ اگر کوئی اہل سنت ذکر شہادت روز عاشورہ

کو بیان کرے البتہ بیچ اوس روز اور اوس وقت کے ساتھ ذکر انا للّٰہ و انا الیہ راجعون
کے مشغول ہووے جیسے کہ ہم اہل سنت بعد بیان شہادت انا للّٰہ پڑھتے ہین
اور ایصال ثواب بشیرنی وغیرہ مع کلمہ درود اور فاتحہ کرتے ہین نہ مثل وہابیون اور
خارجیون کے خوشحالی اور شادی کرتے ہین پس قول صاحب صواعق بیچ حق ہمارے
کے راست اور درست ہے نہ بیچ حق منکرین کے سبحان اللہ بازار جاہلون کا کسقدر گرم
ہے العظمۃ للّٰہ اور ذکر اولیا اور تعریف اور توصیف علماے حق سے نہایت حسد
کرتے ہین اور ہجو اونہون کی چہپواتے ہین اور اپنی محفلون مین پڑہواتے ہین اور
جاہلون کو اولیا کی طرف سے ورغلاتے ہین چنانچہ ازان جملہ ایک ہجو حضرت خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی اور ایک ہجو مولوی رشید الدین خان کی اور ایک ہجو اس
فقیر کی ہے جاننا چاہیے کہ وہابی جو ذکر شہادت اور مولود اور فاتحہ اور
درود اور تعین یوم وغیرہ کو حرام کہتے ہین غرض اون کی اوس کہنے سے یہ ہے
کہ جمیع اہل سلف اور خلف خواہ غوث خواہ قطب خواہ علما ان سبکو بدعتی خائنین اور نام
اولیا سے مثل ہمارے بیزار ہین خاصہ اس فرقہ محدثہ کا یہ ہے کہ دربردہ سنت ذکر
ریاضت اور عبادت اولیا سے اوسقدر تنفر کرتے ہین کہ تحریر سے باہر ہے اولیا
تو کجا خاص ذکر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو مکروہ جانتے ہین پہر دعوا اتباع سنت کا کرتے
ہین کوئی اہل فہم و قبت اوعاے سنت کے اس گروہ محدثہ سے نہین کہتا کہ دعوا اتباع
سنت کا کرتے ہو اور ذکر صاحب سنت کو مکروہ کہتے جاتے ہو اور شفاعت سے منکر ہو اور
ایصال ثواب کو بدعت فرماتے ہو کہانا فاتحہ کا نگل جاتے ہو تمہین شرم نہین آتی سبحان اللہ
قول کچہ فعل کچہ غرض کہ کل وہابی مثل گندم نما اور جو فروش کے ہین خدا کسی مسلمان کو انکی
دام مین نہ پہساوے بڑے مکار غدار ہین رسالہ تحفۃ الطالبین مین نام غزالی اور صواعق
اور شیخ عبد الحق کا بدنام کرتے ہین آخرت اپنی گندی کرتے ہین کسواسطیکہ وہ تو سب کے
سب اپنی اپنی کتابون مین بیان شہادت اور مولود اور اذکار اور درود اور سماعت اور
اور فیض ارواح اور استعانت کا لکھتے ہین یہ گروہ محدثہ سبب بیحیائی اور فریب کے نام

الغا یزید گو تکا یہ رسالے لینے کے ناحق داخل کرتے ہین اور در باطن اونکے دشمن ہین کسواسطیکہ
سب رسالہ ہندی لکھے خلاف علماے اہل سلف کے ہین اور کرامت اولیاء اللہ سے بدل منکر
اور زبان سے مقر ہین قولہ امام غزالی در بعضے تصانیف خود بیان شہادت قصۂ کربلا از منہیات
شمردہ کہتا ہون مین یہ سند لانی منکرین کی باب حرمت شہادت مین بہت بیجا ہے
بچند وجہ وجہ اول یہ ہے کہ یہ عبارت غزالی کی بدون تصرف کے نہین ہے مجیب نے
صرف تہمت غزالی پر کی ہے کسواسطیکہ حوالہ کسی کتاب کا نکیا ترکی افترا ان مفتریون کی تمام
ہوئی وجہ دوسری یہ کہ فرض کیا ہمنے کہ یہ افترا نہین ہے لیکن غزالی نے بیچ اسبات
کے کوئی سند امام اپنے کی یا غیر امام سے نقل نہین کی پس لائق اعتبار کے نہین ہے
وجہ تیسری یہ ہے کہ کیمیاے سعادت مین غزالی فرماتے ہین مقام سوم در سماع حرکت و
رقص وجامہ دریدن وزید بن حارثہ رضی اللہ عنہما را گفت کہ تو برادر مولاے مائی و از شادی
رقص کرد پس میگوید کہ این حرام ست خطا میکند پس اب مجیب کو چاہیے بحکم غزالی
کے مجلس سماع مین حاضر ہووے اور رقص کرے اور وجد مین آوے اور بعضے مزامیر
سنے کسواسطیکہ مجیب نے غزالی کو مستند اپنا جانکر اوس عبارت متصرفہ کو دلیل قول اپنے
کی لایا وجہ چہارم وہ کہ مجیب عبارت غزالی کی بیچ سوال کے یہ لایا ہے، فَاِنَّهٗ مُهَيِّجٌ اِلٰى بُغْضِ
الصَّحَابَةِ وَالطَّعْنِ فِيْهِمْ محض غلط ہے کسواسطیکہ یہ قول درمیان قتل حسین علیہ السلام اور بعض صحابہ
کے کچھ علاقہ نہین رکھتا ہے کجا قتل حسین کجا بعض صحابہ خدانخواستہ کیا کوئی اصحاب سے ہمراہ لشکر
یزید کے تہا کہ ذکر شہادت کا باعث بعض اصحاب کا ہووے کیا کسینے اچھا کہا ہے ع عالم نے رنگ
ہین مسلمان نئے نئے ۵ پانچوین یہ کہ علماے عالیشان اور ائمہ عالی مکان نے بیچ کتب اپنی کے ذکر
شہادت اور ولادت کا بکمال زور شور کے کیا ہووے تو اسصورت مین قول غزالی لائق سماعت
اور اعتبار کے نہین ہے قولہ اہانت اہلبیت باشد کہتا ہون مین یہ خیال خام بدانجام ہے کسواسطیکہ
حقیقت شہادت کے ایسی جرأت حضرت حسین علیہ السلام نے اور اوسکے اصحاب نے کی ہے
کہ اوپر صفحہ روزگار کے نقش کالحجر ہے اور حال صبر و توکل کا باوجود قتل اولاد کے وہ ہے کہ مصداق
وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ ہووا اور یہ وقت معتقد خلاف کتاب اللہ اور مظہر ترک سنت رسول اللہ کے نہونا کسقدر مقبول خدا

اور رسول کے ہوتا ہے اور یہ نافہم اتنا بھی نہین جانتے کہ بیان شہادت مین کیا قباحت ہے بلکہ
عین ہدایت ہے کسواسطے کہ جمیع اقوال اور افعال حضرت حسین کے عین سنت مین پس ایسے اقوال
اور افعال کا بیان کرنا خالی عبادت سے نہین ہے اور جو کرامتین کہ سر مبارک سے بعد شہادت کے
ظہور مین آئی ہین وہ روز عاشورہ کو اوسقدر بیان ہوتی ہین کہ دل خارجیان او متعصبان بد اعتقاد
کا شق ہوتا ہے اور وہ یہ کرامتین ہین کہ کلام کرنا سر مبارک کا اور اسلام لانا یہودیون کا اور آنا
ارواحون کا واسطے زیارت سر مبارک کے اور بالفرض محال بحکم مصرعہ ہذا کے ع برعکس نہند نام
زنگی کافور × یہ مذکور شہادت اہانت سہی مگر اسصورت مین منکرین کو چاہیے کہ تفسیر سورۂ اعراف
کو مطالعہ کرین کہ موسے علیہ السلام نے توریت زمین پر پھینکی اور ریش ہارون نبی کی کھینچی اور
علاوہ اسکے کفار عرب نے درعین نماز آنحضرت سے بے ادبی کی اور حضرت فاطمہ علیہا السلام
نے انکو کفار کو دشنام دہی کی اور کفار نا لایقون نے اوپر سر ابوبکر رض کے نعلین مارین اور ریش
نوچی اور کہا ابوبکر نے أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللهُ اور بانی مانگنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کا اہل طائف سے اور نہ دینا پانیکا اور حال توڑنا دندان شریف کا دن احد کے اور خاک آلود ہونا جناب
سرور صلے اللہ علیہ وسلم کا اور بھاگنا صحابہ کا جیسے کہ بیچ صحاح ستہ کے ہے وارد او پر ان ظالمون
اور بدفہمون اور دشمنان خدا کے کہ بیان شہادت کو اہانت قرار دیتے ہین اور اہانت کے پردے
مین دشمنی اہل بیت سے کرتے ہین باوجود اس گمراہی کے پھر دعوی اتباع سنت کا کرتے ہین خدا
بچاوے مسلمانون منافق صفت اور عالم صورت جاہل سیرت سے قولہ سوال مجلس متعارف
یعنی مجلس مولود کہ در شہرہا مے شود جائز و مستحب یا بدعت و مکروہ جواب انعقاد مجلس یعنی محفل مولود
کہ درین شہرہا میشود بدعت و مکروہ ست کدامی دلیل از دلائل شرعیہ یعنی کتاب و سنت و اجماع
و قیاس ثبوت این قائم نیست و ہر امر یکہ چنین باشد آن بدعت سئیہ و نامشروع وا دسنے درجہ
بدعت سئیہ و غیر مشروع مکروہ ست کہتا ہون مین یہ امر مستحسن یعنی بیان مولود نبی مسعود صلے
اللہ علیہ وسلم کا تمام محدثین اور سائر فقہا مثل امام نووی شارح صحیح مسلم و جلال الدین سیوطی اور
صاحب سیرت شامی اور تلمسانی اور عسقلانی اور ماوردی اور ابوالخیر سخاوی اور علامہ کمال
اور جلال الدین اور علامہ ظہیر الدین وغیرہم اور تمامی اہل حرمین سے ثابت ہے بدعت اور مکروہ

کہنا مین حماقت اور عین عداوت ہے اور کوئی منکر اس امر مستحسن کا حضرت کے وقت سے اس
زمانے تک بجز وہابیون کے پیدا نہین ہوا پس ان تمامی محدثین کو مرتکب بدعت اور حرام کا کہنا اور
پہر صحاح ستہ کو صحیح اور درست جاننا عاقبت اپنی خراب کرنی ہے خدا جانے خوف کہان گیا
اور حیا کہان گئی منکرین کو خوف عذاب قبر کا نہ ڈر وبال محشر کا سبحان اللہ افیون اور چرس
اور الو حلال اور بیان تعریف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نامشروع اور بدعت سیئہ اور مکروہ
استغفر اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ وقولہ تاج الدین الفاکہانی فی رسالتہ لا اعلم لهذا المولد
اصلا فی کتاب ولا سنۃ ولا ینقل عملہ عن احد من العلماء الائمۃ الذین هم القدوۃ فی الدین
المتمسکون بآثار المتقدمین بل هو بدعۃ احدثها البطالون لشهوۃ نفس اعتنی بها الاکالون
کہتا ہون مین کہ ثابت کرنا حرمت مولود کا قول فاکہانی سے بہت بیجا ہے اب جواب
فاکہانی کا سنئین کہ کیا جواب فرمایا ہے قدوۃ علماء المحدثین حافظ اجل شیخ جلال الدین
سیوطی نے بیچ سبیل الہدی کے قال لا اعلم فیقال علیہ نفی العلم لا یلزم نفی الوجود
وقد استخرج لہ الامام ابو الفضل ابن حجر اصلا من السنۃ واستخرجنا لها اصلا ثانیا وقولہ
بل هو بدعۃ احدثها البطالون یقال علیہ انما احدثہ ملک عادل عالم قولہ ولا مندوبا یقال
علیہ ان المندوب تارۃ یکون بالنص وتارۃ بالقیاس هذا وان لم یرد فیہ نص ففیہ
القیاس علی الاصلین وقولہ لا جائز ان یکون مباحا کلام غیر مستقیم لان البدعۃ
لم تنحصر فی الحرام والمکروہ بل قد تکون ایضا مباحۃ ومندوبۃ وواجبۃ الخ پس دیکھا تمنے
اے نادان طلبو حال شیخ اپنے کا اور سنا تمنے جواب محدثین کا من بعد اوپر قول مردود کے
ایمان لانا اور اجماع کو ترک کرنا اور مدح اور ثنا رسول مقبول سے لسان کو کام فرمانا
اور ایصال ثواب آنحضرت سے روگردانی کرنی اور مناع للخیر ہونا ہے اب اقوال محدثین
والا تمکین کے اوپر اثبات محفلون مولود شریف کے سنو اگر توفیق رفیق ہووے توبہ کرو
تم والا فرداً سواے افسوس کے کلمہ دوسرا اوپر زبان کے ہوگا بیچ مدخل کے
جعل الشهر العظیم الذی فضلہ اللہ تعالے وفضلنا اللہ بهذا النبی الکریم الذی من اللہ علینا
بہ سید الاولین والآخرین الے ان قال ثم صوم الاثنین ذلک یوم ولد فیہ الخ

وہابیون نے بجاے اقرار انکار کو و دخل سے نقل کیا اور تحریف کو کام فرمایا اور بیچ سیرت شامی کے
قال الحافظ ابو الخیر السخاوی ثم لازال اہل الاسلام فی سائر الاقطار والمدن الکبار یحتفلون
فی شہر مولودہ صلے اللہ علیہ وسلم ویعملون الولائم قال ابو الجزری شیخ القراء ومن خواصہ امان
فی ذلک العام قال الحافظ عماد الدین فی تاریخہ کان یعمل المولد الشریف فی ربیع الاول ویحتفل
الخ علامہ علاء الدین قسطلانی بیچ مواہب لدنیہ کے فرماتا ہے قال ابن الجوزی فاذا کان
ہذا ابولہب الکافر الذی نزل القران الخ جلال الدین سیوطی بیچ فتاوے کے ارشاد
کرتا ہے انما احدثہ ملک عادل عالم کامل ماہر قصد بہ التقرب الی اللہ تعالے وحضر عندہ
فیہ العلماء من غیر نکیر منہم فکان اجماعًا وقد اثنی علیہ الائمۃ منہم الحافظ ابو شامہ ور
علامہ ابن طغرل نے بیچ در المنتظم کے فرمایا وقد عمل محبون النبی صلے اللہ علیہ وسلم فرحًا بمولدہ
الولائم الخ وکذا قال جمال الدین الہمدانی والمنصور الشبار وناصر الدین المبارک اور
شیخ جمال الدین عبد الرحمان اور امام ظہیر الدین نے کہا انہ بدعۃ حسنۃ اذا قصد بہ جمیع
الصالحین والصلوۃ علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم واطعام الطعام للفقراء والمساکین
الخ اور بہت سندین معتبر رسالہ فارسی ہین باب مولود مین مولویصاحب نے مندرج کی ہین اس مترجم
نے بسبب طوالت کلام کے نہین لکہین جس کسیکو شوق تحقیقات اس سے زیادہ کا ہووے رسالہ فارسی
مولوے صاحب طلب کرے جب قلعی منکرین کی بوجہ احسن کہل جاوے معلوم نہین کہ کیا بلا
ان وہابیون کو پیش آئی کہ باوجود دیکہ حاجی اسحاق اپنی کتاب مائۃ المسائل بیچ سوال وجواب
پندرہوین مین لکہتے ہین قیاس عرس بر مولود شریف غیر صحیح ست زیرا کہ در مولود
ذکر ولادت خیر البشر و آن موجب سرور ست و در شرع اجتماع براے فرحت و سرور
کہ خالی از بدعات و منکرات باشد آمدہ انتہے عبارتہ پس نیک ہونا اور مستحب ہونا مولود شریف
اور محفل منیف کا اماموں دین سے اور تمامی محدثین اور تمام فقہاے با تمکین سے مع تعین
یوم اور تعین ماہ ربیع الاول اور تاثیرات کے ثابت ہوا اب وحوش سیرت کو جاے دم ہلانے کی
نہین ہے اور جاے دم زدن کی کجا مگر جو شخص کہ ایمان کے ہاتہہ دہو کے جو چاہے سو کہے امام ابن
جوزی فرماتے ہین کہ محافل مولود کرو اور کہانا کہلاؤ اور سرور حد سے زیادہ کرو تاکہ دل کا فرو نکا

صلے سبحان اللہ اس زمانے مین فعل مومنان عبد الوہاب کا ساتہ خوشی و لادت کے جلتا ہے اور رشک کرتا ہے اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ العظمۃ للہ یعنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجو کرتے ہین اور وہابی مدح اور بیان معجزات سے مانع ہوتے ہین اور ساتہ بیان حرمت مولود شریف کے پیش آتے ہین البتہ یہ امت عبد الوہاب نجدی کی بہی ہمزبان اونکے ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ اب ختم ہوا یہ رسالہ اوپر ایک لطیفے کے کہ بعض مہر کنان اور نذر دہندگان دشمن حسین سے لکہتا ہے اور قول اوسکا فوق اس نقش کے ہے

حسبنا اللہ ۱۲ حفیظ اللہ بس

وہ یہ ہے کہ جو حضرت مجیب نے ارقام فرمایا ہے جواب باصواب اور مضمون لاجواب ہے اور محافل مولود وغیرہ اسی قبیل سے ہے جیسے کہ تذکرہ اہل بیت کا موسم خاص مین بیان کرنا مکروہ اور نامناسب ہے لکہتا ہون مین سبحان اللہ اس مہر کرنیوالے نے کسقدر لیاقت بلکہ حماقت کو کام فرمایا ہے کہ تحریر سے باہر ہے اول یہ کہ رسالہ تحفۃ الطالحین زبان فارسی مین ہے اور جناب عبارت ہندی مین لکہتے ہین دوسرے یہ کہ لکہتے ہین جواب باصواب اور مضمون لاجواب ہے یعنی بلا شبہہ ذکر شہادت حرام ہے اور بہی بیان مولود بدعت سیئہ بعد لکہتے ہین کہ تذکرہ اہل بیت کا موسم خاص مین بیان کرنا مکروہ و نامناسب ہے اول حرام فرمایا ہے من بعد مکروہ و نامناسب ارشاد فرماتے ہین شاید کہ وحی آئی ہو تیسرے یہ کہ فرماتے ہین تذکرہ اہل بیت کا موسم خاص مین اس قید سے مکروہ بہی منسوخ کیا کسواسطے کہ یہ عبارت صاف دلالت کرتی ہے کہ تذکرہ اہل بیت بشرط عدم موسم خاص جائز ہے یقین واثق ہے کہ بلا شبہہ حضرت جبرئیل نے بصورت دحیہ کلبی آکر الہام کیا ہو الحمد للہ کہ دعوے ثبوت مع معجزات جناب کے تمام ہوا اور بیچ اسکے کسی طرح کچہ تردد اور کوئی تامل نرہا اور بہی دعوا مجیب کا ساتہ شہادت جواب باصواب حضرت کے اختتام ہوا + اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَهٗ اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ

تمت